ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار:

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

11 ۵ 14/6/68

...یت ... صلی اللہ علیہ و...

...بنِ اَبِی وَقّاصٍ ... عَنْہُ قَالَ: خَرَجْنَا ... اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ... مَکَّۃَ نُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ: ... کُنَّا قَرِیْبًا مِنْ عَزْوَرَاءَ ... ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ فَدَعَا اللّٰہَ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَکَثَ طَوِیْلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ سَاعَۃً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا۔ فَعَلَہٗ ثَلَاثًا۔ وَقَالَ: "اِنِّیْ سَأَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُکْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَسَأَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ"، رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ارادے سے مکہ سے روانہ ہوئے۔ پس جب ہم عزوراء کے قریب پہنچے تو آپؐ اُترے اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالےٰ سے کچھ دیر تک دعا فرماتے رہے۔ اس کے بعد آپ سجدہ ...ں گر گئے اور بہت دیر تک سجدہ میں ...۔ اس کے بعد اٹھے اور ہاتھ اٹھا ... ک...

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ، فَقُلْتُ لَہٗ: لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا"، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ نَحْوُہٗ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کی نماز میں اس قدر کھڑے رہا کرتے تھے کہ آپ کے دونوں پاؤں پھٹ گئے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ! آپ اس قدر محنت کیوں کرتے ہیں۔ باوجودیکہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں (اگر بالفرض ہوں) سب ہی معاف کر دی ہیں — فرمایا کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں (بخاری ومسلم) اور حضرت مغیرہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ لَیْلًا فَقَالَ: "اَلَا تُصَلِّیَانِ؟" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

...جمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ ...ت ہے وہ بیان کر... ہیں ... علے ... بسا...

...ضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ ... ...ُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی ... ...الَ: "نِعْمَ ... لَوْ کَانَ یُصَلِّیْ ... سَالِمٌ: فَکَانَ ... ...لِکَ لَا یَنَامُ ... مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ...

...الم بن عبداللہ بن ...

حضرت عبد... سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عبداللہ رضؓ بہت اچھا آدمی ہے اگر رات کو بھی نماز پڑھتا رہے۔ حضرت سالم رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضؓ رات کو اس ارشاد کے بعد نہیں سوتے تھے مگر تھوڑا (بخاری ومسلم)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ؛ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ"، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ فلاں کی مانند نہ ہونا کہ پہلے تو وہ تہجد پڑھتا تھا اور پھر اس نے تہجد کو ترک کر دیا (اس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَیْلَۃً حَتّٰی اَصْبَحَ! قَالَ: "ذَاکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ اُذُنَیْہِ — اَوْ قَالَ اُذُنِہٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا۔ کہ وہ ایک رات کو سوتا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایسا شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا۔ یہ فرمایا کہ اس کے ایک کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا۔ (بخاری ومسلم)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی، وَیُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے۔ اور ایک رکعت کے ذریعے سے اپنی نماز کو وتر بنا لیتے تھے۔ (بخاری ومسلم)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ
خدام الدین لاہور

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون ۶۷۵۴۵

سالانہ گیارہ روپے
ششماہی چھ روپے

جلد ۱۴ | ۱۷ر ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۴ر جون ۱۹۶۸ء | شمارہ ۶

مولانا عبدالحفیظ محسن الدین زندہ باد

غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے

احمدیوں کو پونے نو لاکھ کا زرِ مبادلہ دیا گیا

قومی اسمبلی میں سوال کا جواب

ایوب ہال - ۱۳ر جون (پ پ ا) آج یہاں وزیر خزانہ مسٹر این. ایم عقیلی نے مسٹر محمد سراج الاسلام چوہدری کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مختلف مذہبی تنظیموں کو بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے غیر ملکی زرِ مبادلہ کی اجرائی کی تفصیلات بتائیں - اس سلسلے میں انہوں نے جو تحریری بیان ایوان میں پیش کیا اس کے مطابق انجمن احمدیہ تحریکِ جدید کو ۱۹۶۴ء میں ۷۰ ہزار روپے کا، ۶۵ء میں ۷۰ ہزار روپے کا، ۶۶ء میں ۵۲ ہزار ۵ سو روپے کا اور جنوری سے مئی ۱۹۶۷ء تک ۴۵ ہزار ۲۶ روپے کا زرِ مبادلہ جاری کیا گیا - اسی طرح انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو ۶۴ء میں ۷۰ ہزار روپے ۶۵ء میں ۷۰ ہزار روپے، ۶۶ء میں ۵۳ ہزار ۵ سو روپے، اور مئی ۶۷ء تک ۳۵ ہزار روپے کا زرِ مبادلہ جاری کیا گیا۔ علاوہ ازیں انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو افریقی ممالک میں تبلیغ کے کام کے لئے ۶۳-۶۴ء میں ۷۰ ہزار روپے اور انجمن احمدیہ تحریک جدید کو ۶۴ء میں ۷۰ ہزار روپے ۶۵ء میں ایک لاکھ ۴۳ ہزار روپے اور ۶۶-۶۷ء میں ایک لاکھ ۱۴ ہزار ۵۹ روپے کا غیر ملکی زرِ مبادلہ جاری کیا گیا۔ مسٹر حسن اے شیخ نے اس سلسلے میں پہلا ضمنی سوال پوچھا کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری برائے مالیات احمدیہ انجمنوں کی ان سرگرمیوں کو اسلام کی تبلیغ سمجھتے ہیں - اس پر پارلیمانی سیکرٹری مسٹر نورالاسلام سکدر نے کہا کہ "ہاں"۔ اس پر حسن اے شیخ نے پوچھا کہ کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں کو اس طرح پروپیگنڈا کی اجازت دینا جائز ہے - مسٹر سکدر نے جواب دیا کہ میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا - شاہ عزیزالرحمن نے پوچھا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ سعودی عرب کی حکومت نے کعبہ شریف میں احمدیوں کا داخلہ اس بنا پر ممنوع قرار دے دیا ہے کہ وہ سچے مسلمان نہیں - مسٹر سکدر نے جواب دیا کہ جناب والا میرے شعبے سے اس کا کوئی تعلق نہیں - ایک اور ممبر چوہدری محمد اقبال نے پوچھا کہ کیا حکومت اس حقیقت سے واقف ہے کہ افریقی ممالک میں تبلیغ کے لئے بڑی گنجائش ہے اور کیا حکومت تبلیغی کام میں حصہ لینے کے خواہشمند مذہبی اداروں کو زرِ مبادلہ کی سہولتیں دینے کو تیار ہے - اس پر مسٹر نورالاسلام سکدر نے جواب دیا کہ درخواست ملنے پر غور کیا جائے گا - بریگیڈیر محمد عباس عباسی نے پوچھا کیا پارلیمانی سیکرٹری یہ بتائیں گے کہ زرِ مبادلہ کی سہولتیں فراہم کرنے کے سلسلے میں کس اصول کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے اور کیا غیر ملکوں میں ہمارے سفارتخانوں سے بھی مشورہ کیا جاتا ہے مسٹر نورالاسلام سکدر نے جواب دیا کہ اس سوال کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

مولوی عبدالحفیظ محسن الدین نے پالک کہ پارلیمانی سیکرٹری برائے مالیا کی شریعت میں ہے کہ انجمن احمدیہ تحر ہیں - اس لئے کہ یہ انجمن احمدیہ اشاعت ہے کہ ماکان

خدمت - بھوکے کی امداد - مقروض کے قرض کی ادائیگی یا اس میں امداد - بے پناہ کو رائے ہے جب کہ وہ بے قصور گرفتار کر لیا گیا ہے ان کے بارے میں کفر کوشش کرنا - چکے ہیں اور وہ احمدیوں کو میں اللہ رب العزت کرنے کو تیار نہیں - مسٹر این ا بلایا گیا ہے - نے کہا کہ جناب والا یہاں رائے کا سوال نہیں ہے - فاضل رکن نے فرمایا مختلف مذہبی تنظیموں کو غیر ملکی زرمبا گا اے کی اجرائی کے اعداد و شمار دریافت کئے پوچھا تھے اور اس سلسلہ میں مطلوبہ بیان ایوان العالمین میں پیش کیا جا چکا ہے - مجھے اس سلسلہ میں مزید کچھ نہیں کہنا - مولانا محسن الدین نے کہا کہ جب وہ (احمدی) مسلمانوں کے کسی فرقے سے تعلق نہیں رکھتے تو ان کی امداد کرنے کا کیا جواز ہے - وزیر خزانہ یا پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا گیا - البتہ اسپیکر نے کہا کہ اس سوال کے جواب کی ضرورت نہیں - (جنگ کراچی)

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حلم و حکمت

جب محمدؐ کو ملا پیغام اَکْمَلْتُ لَکُمْ
کُل ہمیشہ کے لئے شمعِ نبوت ہو گئی

•

آسماں نے حلم کا انعام حکمت کو دیا
حق کی حجت ختم ہو کر حق کی رحمت ہو گئی

•

مصطفیٰ ہیں گلشنِ توحید، مسلم بوٹے گل
خود وہ ہیں خیرالبشر خیر ان کی امت ہو گئی

•

ماہِ نو کی کیا ضرورت بدرِ کامل کی شبیہہ
جب کلام اللہ کی ایک ایک آیت ہو گئی

•

پھر یہ ہم پر ... ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں

تے لڑکے ہوا جا لو ب سے در پیغمبروں

یہ بڑائی اس کو سب پر ہے۔

حاصل یہ ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سارے سلسلۂ نبوت پر مہر ہیں اور یہ سلسلہ

رجسٹرڈ ایل ے
"TH... ...UDDAMUDDIN"
...ISTAN)
چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور
منظور شدہ محکمۂ تعلیم
۱۴ جون ۱۹۶۸ء

...ی معاملات

۱۲ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء عبید اللہ انور دامت برکاتہم

مرتبہ : محمد عثمان غنی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ : اما بعد :
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :

کسی کا مال ناحق نہ کھاؤ

حضرتِ اقدس رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تزکیۂ امراضِ روحانی کے لئے بیشک ذکر اللہ ایک شافی اور مکمل علاج ہے۔ لیکن جیسے دوا بغیر پرہیز کے مؤثر نہیں ہو سکتی اسی طرح اذکار و اوراد چاہے جس قدر کمائیں اگر اس کے ساتھ رزقِ حلال کا پرہیز نہ کریں تو یہ علاج ناکارہ اور نا تمام ہو کے رہ جائے گا۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اِنَّ اللہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا۔ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک ہی کو سنتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ دوسروں کا مال ناحق کھانے کے لئے بسا اوقات جھگڑے کھڑے کر دیتے ہیں اور چکنی چپڑی ملا کر کسی کا مال کھانے سے نہیں گھبراتے۔ تو ارشاد ہے کہ وہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ حکم اور فیصلہ کنندہ سے بھی رگ چرب زبانی اور عیاری و مکاری سے جبر تصدیق لگوا کر کسی کا ناحق مال کھاتے ہیں تو قیامت کے دن وہ دوہرے جرم کی سزا پائیں گے۔ ایک دوسرے کا ناحق مال کھانے اور دوسرا عدالت کو ... میں مبتلا کرنے کی بنا پر۔ ایسے قاضی شریح نے بھی فرمایا تھا کہ لوگ فیصلے علم غیب کی بنا پر ... نہیں دیتے بلکہ دلائل و گواہوں کے بیانات کی ... تمانش کے

مالکِ یوم الدین کسی کا مالِ ناحق نہ کھاؤ۔

ہر شخص کو اپنی کرتوتوں کا اچھی طرح علم ہے

بزرگانِ محترم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سے چاہے کوئی چکنی چپڑی باتیں بنا کر کے فیصلہ کرا کے ناحق مال کھا لے یا غصب کر لے تو یہ جان لے کہ قیامت کے دن ہماری مُہر بھی اسے بچا نہیں سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں حق کس کی طرف ہے اور وہ بھی جانتا ہے

نویسندہ داند کہ در نامہ چیست!

لکھنے والے کو پتہ ہے کہ خط میں کیا ہے۔ جو سٹوڈنٹ پرچہ کر کے آتا ہے اُسے پتہ ہوتا ہے کہ کتنے نمبر کا پرچہ کیا ہے۔ جو میرے آپ کے عمل ہیں ہم خوب جانتے ہیں کہ ہم کیا عمل کر رہے ہیں، رات کی تاریکی میں یا دن کی روشنی میں۔ کسی خلقِ خدا کو پتہ ہو نہ ہو، ہزار اندھیرے میں کریں، لاکھ فولادی کوٹھڑیوں میں کریں، اللہ تعالیٰ کے سی آئی ڈی کان لگا کے وہیں بیٹھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تو ان کی بھی محتاجی نہیں۔ بہر حال وہ سب کچھ جانتا ہے لیکن ڈھیل دے رکھی ہے۔ ڈھیل کے معنی یہ نہیں کہ چھوڑ دیا۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ٥

(پ ۳۰ س البروج آیت ۱۲) تیرے خدا کی ڈھیل ضرور ہے لیکن ؎

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا!

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل بوقت نمازِ جنازہ

بذریعہ منی آرڈر ... اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ... ملنے کا پتا ... کہ آپ اس وقت ... نہ پڑھتے جب تک ... دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ ... لیتے کہ میت کی

طرف سے ... اللہ کے حقوق کی ادایگی ہو گئی ہے یا نہیں۔ حقوق اللہ تو معاف ہونے کا امکان ہے۔ لیکن حقوق العباد اللہ تعالیٰ کیسے معاف کریں گے۔ چاہے شہید بھی ہو۔ لامحالہ انسان کو اپنے مقبول اعمال بدلے میں دینے پڑیں گے۔ بالفرض اعمال کسی کے مقبول اعمال نہ ہی ہوں تو پھر اس کے گناہ اس کے کھاتے میں شامل کر دیئے جائیں گے۔

آج کا کام آج ہی کرو

ہمارے بزرگ کہتے ہیں کہ ہمارا اصل دین صفائی معاملات ہی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی نگہداشت۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایک نماز کو آخری جان کر پڑھو۔ تا کہ کل پر تمہارا اعتماد نہ رہے بلکہ جو آج کی ذمہ داریاں ہیں اُن سے آج ہی عہدہ برآ ہونا لازمی ہے۔ آج ہی سارا معاملہ نمٹا لو کیا خبر کل آئے بھی یا نہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی جماعت کو توبہ کرایا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ رات کو سوتے وقت اپنے اعمال کا محاسبہ کیا کرو۔ کم از کم جو فرائض ہیں وہ تو نبھاؤ۔ مثلاً پانچ نمازیں اور ذکر اذکار کی کچھ تھوڑی سی تسبیحات وہ بتایا کرتے تھے اور اگر کسی کا کچھ لین دین ہے تو رات ہی کو سوچو دوسرے دن سب سے پہلے یہی کام کرو۔

گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط

ہم لوگوں نے صفائیِ معاملات ترک کر دی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ سب کے معاملات اُلجھے ہوئے ہیں۔ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تقسیم ملک سے اربوں کروڑوں روپے کی زمینیں، جائیدادیں وغیرہ جو مسلمانوں کی ہندوؤں کے پاس گروی پڑی ہوئی تھیں وہ اللہ نے مسلمانوں کو دلوا دیں ورنہ ان ظالموں کے سود در سود سے یہ لوگ قیامت تک نہ چھوٹ سکتے تھے۔ خدا کا شکر کیجئے جو کچھ ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط!

باقی صفحہ ۱۸ پر



۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق

خدمت - بھوکے کی امداد - مقروض کے قرض
کی ادائیگی یا اس میں امداد - بے پناہ کو
... قصور گرفتار کر لیا گیا ہے
کوشش کرنا -
میں اللہ رب العزت
بنایا گیا ہے -
... نے فرمایا
... گا اے
پوچھا
... العالمین

عقیدۂ ختمِ نبوت

ہمارے ایمان کی اساس اور اسلام کی جان ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم :
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۟

(پ ۲۲ س الاحزاب آیت ۴۰)

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں، لیکن اللہ کا رسول ہے اور مہر ہے سب نبیوں پر، اور اللہ سب چیزوں کا جاننے والا ہے۔

حاشیہ شیخ الاسلام رح

یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی - اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی - بس جن کو ملنی تھی مل چکی - اسی لئے آپؐ کی نبوت کا دَورہ سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا - حضرت مسیح علیہ السلام بھی اخیر زمانہ میں بحیثیت آپؐ کے ایک امتی کے آئیں گے - خود ان کی نبوت و رسالت کا عمل اس وقت جاری نہ ہوگا - جیسے آج تمام انبیاء اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں - مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری و ساری ہے - حدیث میں ہے کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام زمین پر زندہ ہوتے تو ان کو بھی بجز میرے اتباع کے چارہ نہ تھا - بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیائے سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت عظمیٰ ہی سے مستفیض تھے جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں - حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا - اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روحِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ختم ہوتا ہے - بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رُتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے - واللہ اعلم بالصواب (تنبیہ) ختمِ نبوت کے متعلق قرآن، حدیث، اجماع وغیرہ سے سینکڑوں دلائل جمع کرکے بعض علماء عصر نے مستقل کتابیں لکھی ہیں - مطالعہ کے بعد ذرا تردّد نہیں رہتا کہ اس عقیدہ کا منکر قطعاً کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج ہے - (صفحہ ۵۴۹-۵۵۰)

حاشیہ کشف الرحمٰن

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے نسبتی اعتبار سے باپ نہیں ہیں - مگر ہاں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخر النبیین اور سب نبیوں پر مہر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کی مصلحت کو خوب جاننے والا ہے - یعنی آپؐ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں - چھوٹے بچے وفات پا چکے کوئی حدِ بلوغت کو نہیں پہنچا رہا زید بن حارث تو وہ بھی حقیقی اور نسبتی بیٹا نہیں محض لے پالک اور متبنّیٰ تھا - تبنیت کی شریعت میں کوئی حقیقت نہیں - اس لئے کہ یہ قضیہ بالکل صحیح ہے کہ ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رِّجالکم نسبی ابوت کی نفی کے بعد آپ کی رسالت اور آخر النبیین اور سلسلۂ نبوت پر مہر لگا کر اس دروازے کو ہمیشہ کے لئے بند کر دینے والے کا اثبات ہے - آخر میں اس مرتبۂ رفیع پر اپنی حکمت اور مصلحت کا اعلان ہے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ کون رسالت کے لائق ہے اور کون آخر الرسل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے - ابوت نسبی مردوں میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں البتہ ابوت معنوی اور روحانی تو اس کی کیفیت یہ ہے کہ سارے پیغمبر اپنے اپنے زمانے میں روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپؐ کی روحانیت سے مستفید ہوئے ہیں - ان سب کی تکمیل آپ کی بعثت اور آپ کی تشریف آوری پر موقوف تھی - نبوت کا کا ہر خط اسی نقطہ کا پروردہ اور اسی نقطہ کا مرہونِ منت تھا - جس نقطہ کو حقیقت محمدیہ کہا جاتا ہے - اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و بارک وسلم علیہ۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ فرماتے فرماتے ہیں - حضرتؐ کی اولاد یا لڑکے گذر گئے یا بیٹیاں رہیں کوئی مرد ہوا نہیں یعنی کسی کو اس کا بیٹا نہ جانو مگر رسول اللہ کا ہے - اس حساب سے سب اس کے بیٹے ہیں اور پیغمبروں پر مہر ہے اس کے بعد کوئی پیغمبر نہیں یہ بڑائی اس کو سب پر ہے -

حاصل یہ ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سارے سلسلۂ نبوت پر مہر ہیں اور یہ سلسلہ

...UDDAMUDDIN"
(...KISTAN)
چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور
منظور شدہ محکمۂ تعلیم

...ں اور نبیوں کے
...خلاصہ اور ان کی مکمل
... اور یہ خلاصہ قرآن مجید میں
... گیا ہے۔ اب یہ قیامت تک
...ے لوگوں کی ہر حالت ہر زمانے
ہر مقام میں رہنمائی کرے گا۔ ہر
...ورت جو انسان کو پیش آئے گی اس کے پورا کرنے کا طریقہ جو اس وقت کے لئے موزوں ہوگا — وہ قرآن مجید ہی سے ملے گا۔ کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔ عقلمند لوگ اسی قرآن میں سے ہر مشکل کا حل ڈھونڈ نکالیں گے۔ نیز آیت سے ظاہر ہے کہ آپؐ کے بعد جو شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا اس کا دعوےٰ کسی طرح قابلِ تسلیم نہ ہوگا۔

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں جو تشریف لائیں گے وہ ایک خاص ضرورت کے پورا کرنے کے لئے آئیں گے اور وہ ہرگز یہ نہ کہیں گے کہ میں نبی کی حیثیت سے آیا ہوں۔ وہ آپ کے ایک اُمتی ہوں گے اور دنیا کے آخری فتنہ پرداز اور سلسلہ شر کی آخری کڑی دجال کو قتل کرنے کے لئے آئیں گے۔ وہ کوئی اپنا نیا فرقہ نہ بنائیں گے بلکہ اسلام کے احکام کے تابع ہوں گے اور شریعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہر کام کریں گے۔ اور جب اپنا کام انجام دے چکیں گے تو وفات پا جائیں گے۔ نہ اُن کے پیچھے ان کا کوئی گروہ رہے گا اور نہ اُن کے خلیفہ مقرر ہوں گے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اس معنی میں بھی ہیں کہ آپ سے پہلے جتنے نبی گذرے وہ سب آپ ہی کے نورِ نبوت سے مستفید ہوتے تھے اور ہر ایک کی نبوت کی سند پہ آپؐ کی مہرِ تصدیق ہی ثبت ہوتی تھی وہ آپؐ ہی کی روشنی کو دنیا میں اپنے اپنے وقت کے حالات کے مطابق پھیلانے آتے رہے تھے —— آخر میں اس ہدایت اور روشنی کی تکمیل کے لئے

...نفسِ نفیس بھیجا گیا —
... اُسے تکمیل تک پہنچا دیا۔
...کے بعد کسی نبی کے آنے
...رت ہی نہ رہی۔ اللہ نے یہ سب کچھ اپنے علم کے مطابق کیا اور وہ ہر چیز سے واقف ہے اللہ عز و جل اس ازلی نور کے خزانہ پہ اپنی مکمل رحمت اور درود و سلام نازل فرماتے۔ آمین۔

غرض خلاصہ سارے بیان کا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا ہے اور ہمارے آقا و مولا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے شریعت کے صراطِ مستقیم کو اس قدر صاف اور ہموار چھوڑا ہے کہ جس میں رات اور دن برابر ہے۔ آپؐ کے بعد نہ ہمیں کسی شریعتِ سابقہ کی حاجت ہے اور نہ لاحقہ کی اور نہ کسی نبی جدید کی ضرورت ہے اور نہ شریعتِ جدیدہ کی، اسی لئے قرآن عزیز نے اس شریعت کی ابدی تکمیل کا ذکر فرما دیا ہے:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝ (پ۶ س المائدہ آیت)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

حاصل یہ نکلا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اور اپنی پوری پوری نعمت تمہارے اوپر نازل کر دی اب تمہارا دین اسلام ہے۔ اس میں تمہاری ہر مشکل کا حل اور ہر موقع کے مناسب ہدایت موجود ہے اور اب تمہیں کسی نئی شریعت اور نئے نبی کی ہرگز ضرورت نہیں۔

نیز اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اگرچہ تمام شرائع سابقہ اپنے اوقات کے لحاظ سے کامل و مکمل اور قابلِ عمل تھیں لیکن ان کی تکمیل ابدی اور علی الاطلاق تکمیل نہ تھی — اب اس نصِ قرآنی نے شریعت محمدیہ کو ابدالآباد کے لئے کامل و مکمل کر دیا۔ اس لئے اسے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ——

ارشادِ نبویؐ

اب اس آیت کریمہ کی تصدیق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی سن لیجئے۔ آپؐ فرماتے ہیں:—

اِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلُ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَ اَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَ یَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَ یَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (بخاری و مسلم وغیرہا)۔

ترجمہ: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی گھر بنایا ہو اور اس کو آراستہ پیراستہ کیا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو اور لوگ اس کے پاس چکر لگاتے اور خوش ہوتے ہوں اور کہتے ہوں کہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ (کہ تعمیر مکمل ہو جاتی) فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

حاصل یہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اور جو پیغمبر کی بات کو غلط سمجھے وہ اپنے ایمان کے متعلق خود فیصلہ کرے کہ وہ کس مقام پہ کھڑا ہے۔

محترم حضرات! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہر قسم کی نبوت اور وحی کا اختتام اور آپؐ کا آخری رسول ہونا ایسا بدیہی مسئلہ اور عقیدہ ہے جس کو تمام عام و خاص، عالم و جاہل، شہری اور دیہاتی مسلمان ہی نہیں بلکہ بہت سے غیر مسلم بھی جانتے ہیں۔ چودہ سو برس سے تمام امتِ مسلمہ کا یہی متفقہ عقیدہ ہے کہ ہر طرح کی نبوت و رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ آپؐ بلا استثناء آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی یا رسول، ظلی یا بروزی کسی قسم کا پیدا نہیں ہوگا۔ یہ امتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ، ایمان کی

(باقی صـ۸ پر)

مسجد اقصیٰ کے قاری نے لاہوریوں کے دل درد سے بھر دئے

بادشاہی مسجد میں ایک رات جب قاری باسط کی آواز آسمانوں سے ہمکلام تھی

مورخہ ۹ جون ۶۸ء کو عشاء کی نماز کے بعد بادشاہی مسجد لاہور میں ناظم اعلیٰ اوقاف مسٹر محمد مسعود کی زیر صدارت محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کی طرف سے مجلس حسن قرأت منعقد ہوئی - یہ مجلس اپنی گوناں گوں خصوصیات کی بناء پر ایک امتیازی شان کی حامل تھی اور مسٹر احسان الحق منہاس نے اس کے حسن کو نکھارنے میں جس حسن انتظام کا مظاہرہ کیا تھا وہ اپنی نظیر آپ تھا اس مجلس کے تاثرات جناب عبدالقادر حسن وقائع نگار خصوصی نوائے وقت کے قلم سے ملاحظہ فرمائیے - (نائب مدیر)

ایک ہارون الرشید کے سوا وہاں سب کچھ تھا - دجلہ کی جگہ راوی بہہ رہا تھا - جامعہ عباسیہ کی جگہ مسجد عالمگیری تھی - لاہور کے ہزار ہا مسلمان مردوں اور عورتوں کے جذبات کا وہی عالم تھا جو کبھی گزرے زمانوں میں کسی ایسے ہی وقت میں مسلمانوں کا ہوا کرتا تھا - کلام پاک کی وہی آیات کریمہ تھیں جن کی تلاوت عروس البلاد بغداد میں سنی جاتی تھی - وہی قاری تھے جن کے آباؤ اجداد کے لحن داؤدی سے عباسی دارالحکومت پر وجد و حال اور کیف و سرجوشی کی کیفیت طاری رہتی تھی - صدیوں کے فاصلے سمٹ گئے تھے اور جغرافیائی دوریوں کی مسافتیں ختم ہو چکی تھیں - پاکستان، ایران، انڈونیشیا، لبنان، مصر، ترکی، اردن، شام اور فلسطین کے قاری جس زبان میں مخاطب تھے اس میں رتی بھر اجنبیت یا غیریت نہ تھی - اتوار کی شب کو لاہور کی بادشاہی مسجد ایسا ہی منظر پیش کر رہی تھی - دنیا کے پچھتر کروڑ مسلمانوں کے لئے یہ منظر عجیب نہیں تھا - جس کتاب پر وہ چودہ سو برس پہلے ایمان لائے تھے اس کی تلاوت کی محفلیں اور جشن ہمیشہ سے ان کی ایمانی حس اور سوز دروں کی علامت رہے ہیں - تاریخ میں ہمیں ایسی کئی یادگار محفلوں کا ذکر ملتا ہے - اور ہم جانتے ہیں کہ مدینۃ اسلام بغداد کا ہارون الرشید قرأت کی محفلوں کا کس حد تک فریفتہ تھا اور اس کا ایمانی جذبہ اور کلام الٰہی کا عشق اس سے کیسی کیسی محفلیں آراستہ کرتے رہنے کا تقاضا کرتا تھا - آج یہ افسانوی فرمانروا موجود نہیں لیکن وہ جذبہ نسل در نسل ہم تک منتقل ہوا ہے اور آج جب کبھی ایسی مجلس آراستہ ہوتی ہے تو کبھی اس کے منظر پر بغداد کی کسی محفل کا گمان گزرتا ہے اور کبھی یوں لگتا ہے جیسے خدا کی راہ میں پیہم جہاد کا تھکا ماندہ سلطان صلاح الدین ایوبی دمشق کے باغ میں کسی خوش الحان قاری سے دردوں کا علاج طلب کر رہا ہے -

اورنگ زیب عالمگیر کی اس مسجد کے صحن میں اتوار کی رات کو ایک لاکھ کے قریب مرد اور عورتیں جمع ہوئیں - شاہی مسجد دودھیا، سرخ اور سبز رنگ کی روشنیوں میں نہائی ہوئی اور اوپر منور میناروں کی سر بفلک چوٹیوں کے آس پاس بادلوں کے ٹکڑے اور ربیع الاول کا چاند زمین پر بپا اس جشن کو دیکھنے کے لئے جمع تھے - قاری عبدالباسط کی آواز فضاؤں کو چیر کر آسمانوں کی طرف پرواز کر رہی تھی اور "اللہ، ماشاء اللہ اور سبحان اللہ" کی داد و آفرین کی آوازیں اس کے ہمرکاب تھیں - چالیس سالہ اس مایہ ناز قاری کے گلے کو خدا نے اپنی رحمت خاص سے نوازا ہے - انجن ڈرائیور کے اس بیٹے نے ایک زمانے میں قہوہ خانوں کے پاس فٹ پاتھ پر بیٹھ کر ریڈیو سے تلاوت سن کر اپنے شوق کی تکمیل کا آغاز کیا - آج مصر سے ہزاروں میل دور پاکستان

خدمت - بھوکے کی امداد - مقروض کے قرض
کی ادائیگی یا اس میں امداد - بے پناہ کو
جب قاری زائر قبلہ قصور گرفتار کر لیا گیا ہے
نام لیا تو پر شکوہ کوشش کرنا -
وسعتیں نعرۂ تکبیر سے گونجیں اللہ رب العزت
قرأت کے دوران ایک نمبر بنایا گیا ہے -
اٹھے اور کلام الٰہی کے اس ع
لپٹ گئے اور اس کے رخسار پر نے فرمایا
دیا - قاری عبدالباسط محمد عبدالصمد جب گا اے
تلاوت کر رہے تھے تو کچھ دلوں پوچھا
یوں محسوس ہوا جیسے وحی اب نازل العالمین
ہو رہی ہے اور آواز زمین سے آسمان کی طرف نہیں آسمان سے زمین کی طرف اتر رہی ہے - اس وقت نصف رات گزر چکی تھی اور موسم کا جو سماں تھا اور خنک ہوا جس پیارے انداز سے چل رہی تھی اس میں عبدالباسط کی پر فسوں آواز اہل لاہور کے لئے ایک ایسی نعمت تھی ایک ایسی لذت اور راحت تھی جس کا سرور اس لمحے ابدیت کی حدود کو چھو رہا تھا اور اس کیفیت اور تاثر کی گہرائی میں کچھ حصہ مسجد اقصیٰ کے اس قاری کا بھی تھا جس نے قرآن کی زبان میں پاکستان کے مسلمانوں کو قبلہ اول کی یاد دلا کر ان کے دلوں کو درد و الم سے بھر دیا - شیخ عبدالباسط کے ہم عمر الشیخ محمد خائز ابو شوشہ مسجد اقصیٰ کے قاری ہیں - انہوں نے برسوں تک قبلہ اول میں فلسطین کے مسلمانوں کو آیات کریمہ سنائی ہیں اور مسجد اقصیٰ کے منبر پر بیٹھ کر مسلمان زائرین کے دلوں میں گداز پیدا کیا ہے - نیلے رنگ کے سوٹ اور سرخ رومی ٹوپی میں ملبوس اس قاری نے پندرہویں پارے کے آغاز سے اپنی تلاوت شروع کی -

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من اٰیاتنا -

ترجمہ:- پاک ہے وہ ذات جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام (بیت اللہ) سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی - وہ مسجد جس کے گرد و پیش کو ہم نے بابرکت بنایا ہے تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھا سکیں -

بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر یہودی قبضہ سے بے چین پاکستانی مسلمانوں کے دلوں کے زخم مسجد اقصیٰ کے اس

باقی صـ۱۴ پر

"HDDAMUDDIN" ...KISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمۂ تعلیم

صد احادیث نبوی

...ریعت وطریقت وقار العلماء والصلحاء حضرت مولانا بشیر احمد پسروری مدظلہٗ

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ و لا نبوۃ بعدہٗ و لا رسول بعدہٗ و لا رسالۃ بعدہٗ ——— اما بعد :-

پس حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ کی سیرت طیبہ اور احادیث نبویہ کی نشر و اشاعت حصولِ سعادتِ عظمیٰ کا ذریعہ ہے۔ سیّدی و مرشدی سلطان الاولیاء شیخ التفسیر حضرت الحاج مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں مختلف مسائل پر دس لاکھ رسائل تالیف فرماتے۔ وہاں ایک سو احادیث کا مجموعہ بھی " گلدستہ صد احادیث " کے نام سے شائع فرمایا۔ اس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ ور ہونے کی غرض سے احقر نے بھی یک صد احادیث کا ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا ——— اس امر کو بھی واضح کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس گلدستہ کی اشاعت کا سبب محترم عزیزم سعادت مند رفیق میاں خدا بخش صاحب مضطر نظامی ہیں۔ اس سعادتمند نیک سیرت صالح رفیق نے نہایت محبت سے یک صد احادیث کے انتخاب کا مطالبہ اور اس کی طباعت و اشاعت میں کامل اخلاص اور فراخ دلی کے ساتھ تعاون کا مستحسن وعدہ فرمایا۔ اس صالح نوجوان کی طلب صادق ہی اس مبارک مجموعہ کی تکمیل کا باعث ہوئی

دُعا خداوند قدوس سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ خدمت حدیث کی ادنیٰ سی پیشکش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اس رسالہ کی نشر و اشاعت میں ہر طرح کے معاونین خصوصاً نیک سیرت نوجوان میاں خدا بخش صاحب، مؤلف اور اس کے اساتذہ شیوخ رحمہم اللہ کو دارین کی سرفرازی و سرخروئی نصیب فرمائیں۔ اور اس مبارک مجموعہ کو پڑھنے والوں کی نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وھو ولی التوفیق وھو حسبنا اللہ ونعم الوکیل

نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا شوقِ تلاوت قرآن مجید

حدیث ۱ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِہٖ۔

ترجمہ : حضرت ابو امامہ باہلی رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھتے رہا کرو۔ اس لئے کہ قرآن مجید قیامت کے دن ان لوگوں کی شفاعت کرے گا جو قرآن مجید پڑھتے رہتے تھے اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرتے رہتے تھے۔ (ج ۱ ص۱)

(ف) سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کبھی کبھی صبح کی نماز میں سورۃ البقر (اڑھائی پارے) تلاوت فرمایا کرتے تھے اور انصاری صحابہ کا تو یہ معمول تھا کہ قریب المرگ بیمار کے پاس سورۃ البقر تلاوت کیا کرتے تھے۔ سیدنا حضرت امیر عمر فاروق اعظم رضؓ سیدنا حضرت امیر عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہما نماز صبح کی پہلی رکعت میں سورۃ کہف اور سورۃ یوسف تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ حکیم الامت محی الطریقۃ مجدد صد چہاردہم الحاج قاری الحافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی چشتی صابری نور اللہ مضجعہٗ مشاغل کثیرہ کے باوجود روزانہ ساڑھے سات پارے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور اس موجودہ زمانہ میں حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور روزانہ پندرہ سپارے تلاوت فرماتے ہیں اور شیخ التفسیر امیر جمعیۃ العلماء اسلام کی اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا روزانہ پانچ سپارے تلاوت فرماتی تھیں۔

● عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یُکْتَبُ بِکُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ یُکَفَّرُ بِہٖ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ۔

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید پڑھا کرو اس کے پڑھنے سے ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور دس دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ (ج ۱ ص۲۲)

(۳) عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْبَسُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ فِیْ بَقِیْعٍ وَّاحِدٍ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ فِیْ کَنَفٍ مِّنَ الرَّحْمَانِ لَا یَحْتَجِبُ اللّٰہُ مِنْھُمْ وَلَا یَسْتَتِرُ قِیْلَ مَنِ الْمُتَّقُوْنَ قَالَ قَوْمٌ اتَّقُوا الشِّرْکَ وَ عِبَادَۃَ الْاَوْثَانِ وَ اَخْلَصُوْا لِلّٰہِ الْعِبَادَۃَ فَیَمُرُّوْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام دنیا کے انسان ایک ہی میدان میں جمع ہوں گے۔ تب ایک فرشتہ منادی کرے گا کہ متقی، پرہیزگار لوگ کہاں ہیں۔ اس آواز کو سن کر تمام متقی نیکوکار اللہ تعالیٰ کے قرب میں جمع ہوں گے۔

(وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا۔ یعنی متقی پرہیزگار جماعت در جماعت بہشت کی طرف روانہ کئے جائیں گے) پھر آواز دی جائے گی کہ متقی کون لوگ ہیں۔ فرمایا کہ متقی وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی ذات اور اس کی صفات میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرایا۔ اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی چیز کی عبادت اور بندگی نہیں کی اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کو سجدہ وغیرہ کیا۔ عبادت صرف خاص اللہ تعالےٰ کی کی اور عبادت میں ملاوٹ نہیں کی (اور بہشت میں پہنچا دئے جائیں گے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ : خطبہ جمعہ

اساس اور اسلام کی جان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی عقیدہ پر زندہ رکھے، اسی عقیدہ کو عام کرنے کی توفیق

۱۵ — دے اور اسی عقیدہ پر خاتمہ کرے۔ آمین یا الٰہ العالمین !

انفاق فی سبیل اللہ

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی نے مورخہ ۲۴ مئی بروز جمعہ ریڈیو پاکستان لاہور پروگرام جمہور دی آواز میں "انفاق فی سبیل اللہ" کے عنوان پر پنجابی زبان میں جو تقریر نشر فرمائی اس کا اردو ترجمہ افادہ عام کے لئے پیش خدمت ہے۔ (محمد عثمان غنی بی۔اے)

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔ انفاق فی سبیل اللہ کے لفظی معنیٰ ہیں خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا اللہ رب العزت کے کلام مقدس اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب اور اس کے فضائل اس کثرت سے آتے ہیں کہ ان کی حد نہیں۔ ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیسہ پاس رکھنے کی چیز ہے ہی نہیں۔ یہ پیدا ہی اس لئے ہوا کہ اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ۔

(پ ۳ س البقرہ آیت ۲۵۴)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تم کو روزی دی پہلے اس دن کے آنے سے کہ جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ آشنائی اور نہ سفارش۔ یعنی عمل کا وقت ابھی ہے آخرت میں تو نہ عمل بکتے ہیں نہ کوئی آشنائی سے دیتا ہے نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکتا ہے جب تک پکڑنے والا نہ چھوڑے۔

مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ زر و دولت کو مقصود حیات نہ بنائے بلکہ حقیقی مقصدِ حیات یعنی سربلندیٔ دین اور رضائے الٰہی کا معین بنائے اُس کی رضا و منشاء کے مطابق اُسے خرچ کرے ورنہ اسے اپنے لئے وبالِ جان سمجھے۔ اپنے نفس کی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ یتیموں، بیواؤں، محتاجوں، مسکینوں کی مدد کرے۔ جو کچھ بھی اللہ نے دے رکھا ہے اس میں سے بہترین چیز اس کے نام پر اس کے مستحق بندوں میں بطورِ خیرات و صدقات تقسیم کرے جس کا اللہ رب العزت سات سو گنا تک اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔ اگر بوجہ مفلسی یا تنگدستی کچھ بھی نہ دے سکے تو جس چیز کی طاقت ہو وہ تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے جیسے بقول امام غزالی بیمار کی خبر لینا، جنازہ کے ساتھ جانا، حاجت کے وقت محتاج کی مدد کرنا یعنی کسی مزدور کا بوجھ بٹا لینا، سہارا لگا دینا، سعی و سفارش سے کسی کا کام نکلوا دینا، نیک بات کہنا، ہمت بندھانا، تسلی و ڈھارس دینا وغیرہ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے بیٹے آدم کے تُو نیک کام میں خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی حیات میں ایک درہم خیرات کرنا مرنے کے وقت سو درہم خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات چیزیں ہیں جن کا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ (۱) جس نے علم دین سکھلایا۔ (۲) نہر کھدوائی۔ (۳) کنواں کھدوایا۔ (۴) کوئی درخت لگوایا۔ (۵) کوئی مسجد بنوائی۔ (۶) کوئی قرآن چھوڑ گیا۔ (۷) کوئی اولاد چھوڑی جو اُس کے لئے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کس کو اس کے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں مگر اس کا اپنا مال اس کو زیادہ پسند ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اس کا مال وہ ہے جو اس نے اُسے بھیج دیا اور اس کے

خدمت۔ بھوکے کی امداد۔ مقروض کے قرض
کی ادائیگی یا اس میں امداد۔ بے پناہ کو
حضرت ابو ہریرہؓ قصور گرفتار کر لیا گیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ رکم کوشش کرنا۔
فرمایا کہ صبح کو جب بندے ہیں اللہ رب العزت
تو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں بلایا گیا ہے۔
کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے وا
کو بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے نے فرمایا
اللہ کنجوس روکنے والے کو جلد نقصان گا اے
دے۔ (بخاری و مسلم)۔
پوچھا
حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ
العالمین
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی ایسی زمین کے اندر جا رہا تھا جس میں پانی کا نام و نشان ہی نہیں تھا کہ اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ پھر وہ بادل ایک جانب کو بڑھا اور ایک پتھریلی زمین پر پانی برسایا۔ وہ پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں سے ایک بڑے نالے میں بڑھا اور اس پانی نے تمام باغ کو گھیر لیا۔ وہ آدمی پانی کے پیچھے چلا۔ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا تھا اور پانی کو اپنے بیلچے سے پھیلا رہا تھا۔ اس شخص نے اس سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام فلاں ہے۔ وہی نام بتایا جو اس نے بادل کے اندر سے سُنا تھا۔ باغ والے نے کہا اے اللہ کے بندے! میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جس بادل کا یہ پانی ہے میں نے اس میں سے آواز سنی تھی اور وہ آواز یہ تھی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ بتا تو اپنے باغ میں ایسا کون سا عمل کرتا ہے جو اللہ رب العالمین کو اس قدر پسند ہے؟ اس شخص نے جواب دیا میرے باغ میں سے جو پیداوار نکلتی ہے اس کے تین حصے کرتا ہوں۔ ایک حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں ایک حصہ اپنے بال بچوں میں خرچ کرتا ہوں اور ایک حصہ پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں ان کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ٹیلیفون ۶۷۵۳۵

چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

"UDDAMUDDIN"
(ISTAN)

منظور شدہ محکمۂ تعلیم

توبہ و استغفار

سید حامد میاں مدظلہٗ مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور ——— مرتبہ: محمود احمد عارف

(گذشتہ سے پیوستہ)

"عن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللّٰہ علیہ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب اعترافِ گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ایک طویل حدیث ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے اوپر بھی آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ فلا تظالموا پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھٹکنے والے ہو سوائے اس کے جس کو میں راہ پر لگاؤں فاستھدونی اھدکم پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کا میں پیٹ بھروں (میں کھلاؤں) فاستطعمونی اطعمکم پس مجھ سے طلب کرو۔ میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بے کپڑے ہو سوائے اس کے جس کو میں کپڑا عنایت کروں۔ فاستکسونی اکسکم پس مجھ سے کپڑے طلب کرو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن میں بھی گناہ کرتے ہو رات میں بھی۔ اور میری شان یہ ہے کہ میں تمہارے سب کے سب گناہ بخش دیا کرتا ہوں۔ فاستغفرونی اغفرلکم۔ پس تم مجھ سے مغفرت چاہو میں تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم اپنے خالق کو نہ نفع پہنچا سکتے ہو اور نہ نقصان (یعنی تم کفر کرو تو اُسے نقصان نہیں پہنچتا۔ اور نیکی کرو تو فائدہ نہیں پہنچتا۔) اے میرے بندو! اگر تم میں اوّل و آخر اور انسان و جنّات سب ایسے ہو جائیں جیسے تم میں کوئی بڑے سے بڑا متقی ہو تو اس سے میرے ملک میں کوئی زیادتی نہ ہو گی —— اے میرے بندو! اگر تم میں اوّل و آخر انسان و جنّات سب ایسے ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ خراب ہو تو اس سے میری سلطنت میں کوئی کمی نہ آئے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر انسان و جنّات کسی جگہ پر کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کر دے اور میں ہر ایک انسان کو وہ دے دوں جو وہ مانگے —— تو ایسا کرنے سے میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اے میرے بندو! یہ جو کچھ بھی ہیں تمہارے ہی اعمال ہیں۔ یہ میں تمہارے کئے ہوتے تمہارے اوپر شمار کرتا ہوں۔ پھر یہ اعمال پورے کے پورے تمہیں پہنچا دوں گا —— فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ پس جو اچھائی پائے تو اسے چاہئے کہ اللہ کا شکر کرے۔ ومن وجد غیر ذالک فلا یلومن الا نفسہ۔ اور جو اس کے علاوہ پائے (یعنی بُرائی وغیرہ) تو اسے چاہئے کہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔

قرآن حکیم میں ہے۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ —— یعنی جو ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرتا ہے۔ وہ اس (کے بُرے انجام) کو دیکھ لے گا۔ گویا بُرے کو برائی کا بدلہ اور اچھے کو بھلائی کا بدلہ مل کر رہے گا۔ خواہ دنیا میں ہو خواہ آخرت میں —— تو انسان کو چاہئے کہ معمولی گناہوں سے بھی اجتناب کرے۔ صغیرہ گناہوں کے لئے بھی استغفار کرے۔ حق تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گناہ جس کو وہ معمولی اور چھوٹا سمجھتا ہے اس کی گرفت اور عذاب کا باعث بن جائے۔

حدیث شریف میں سوئی کو سمندر میں ڈبونے کی مثال دے کر بیان فرمایا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سوئی میں کچھ نہ کچھ پانی آتا ہے چاہے وہ نصف قطرہ ہو یا چوتھائی قطرہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کے دربار میں اتنی بھی کمی نہیں آتی صرف مثال دے کر سمجھانا مطلوب ہے۔

یہ بات بار بار کہہ چکا ہوں کہ استغفار صرف زبان سے کافی نہیں زبانی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ استغفار تب معتبر ہے۔ جب اوّل گناہوں پر نادم ہو۔ جرم خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو مگر جب دل میں ندامت اور شرمندگی ہو گی اور اس گناہ کے باعث اپنے آپ کو ملامت کرے گا تو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ معاف فرما دیں گے۔

حدیث شریف میں بنی اسرائیل کا ایک واقعہ مذکور ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے پوری زندگی گناہوں میں گذار دی تھی۔ بڑے بڑے قتل جیسے جرائم اس سے صادر ہوتے تھے۔ آخر میں وہ اپنے جرائم اور اپنی سیہ کاریوں پر نادم ہوا اور ایک راہب کے پاس چلا آیا۔ اس کے سامنے اپنا حال بیان کیا تو اس نے کہا کہ تو بہت بڑا مجرم ہے۔ تیرے جرائم معاف ہونے کے نہیں —— یہ سن کر اس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا اور ایک اور کے پاس اسی غرض سے چلا گیا۔ اس کے حالات سن کر اس کو ایک اور صاحب کے پاس جانے کا مشورہ دیا کہ وہ خدا کا نیک بندہ ہے اس کے سامنے توبہ کرنا۔ چنانچہ وہ گناہوں پر نادم انسان اس شخص کی طرف روانہ ہوا۔ ابھی اس نے بہت کم مسافت طے کی تھی کہ موت آ پہنچی۔ آقائے نامدار صلی اللہ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مولانا محمد میاں صاحب دہلی

صالح جمہوریت اور تعمیرِ جمہوریت

(تعلیماتِ قرآن پاک کی روشنی میں)

سنگ بنیاد اور حقیقی روح۔

اے انسانو! ہم نے تم کو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور رکھ دیئے تمہارے گوت اور قبیلے اس لئے کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ کے یہاں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ تقوے والا ہو۔ (سورہ حجرات ۴۹ آیت ۱۳)

ایک دوسری آیت میں مرد اور عورت کی دوئی کو اکائی کر دیا گیا ہے۔

اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے اس پروردگار سے جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے۔ اور اسی ایک جان سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر اس جوڑے کے دو فرد سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ (سورہ نساء ۴ آیت ۱)

تصریحات واشارات

ان آیات مبارکہ کا مفاد یہ ہے:-

۱- اس طرح کے تصورات اور عقیدے قطعاً غلط اور باطل ہیں کہ کسی برادری کا رشتہ چاند سے جڑا ہوا ہے اور کوئی قوم آفتاب کی نسل سے ہے۔ یا کسی نسل کا مورث پروردگار کے چہرے سے پیدا ہوا تھا اور کسی کا مورث اعلیٰ پیٹ سے یا پیروں سے۔

کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا۔ (قرآن حکیم)

ترجمہ:- بہت ہی سخت اور غلط بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے۔ وہ سراسر جھوٹ اور غلط بات کہہ رہے ہیں۔

۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے بعد جو دعا مانگا کرتے تھے اس کا ایک جزو یہ بھی ہوتا تھا۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَۃٌ۔

(ابو داؤد شریف باب مایقول الرجل اذا سلم)

ترجمہ:- اے میرے پروردگار اور ہر چیز کے پالنے والے میں شہادت دیتا ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔

۳- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ احسن الی عیالہ۔

(مشکوٰۃ شریف باب الشفقت الرحمۃ علی الخلق)

ترجمہ:- ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ بس اللہ کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو اس کی مخلوق پر سب سے زیادہ احسان کرتا ہو۔

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا

شاعر اسلام حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تعلیمات کو ان اشعار میں منضبط کر دیا۔

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند!
کہ در آفرینش زیک جوہر اند!
چو عضوے بدرد آورد روزگار!
دگر عضوہا را نماند قرار!!

ترجمہ:- آدم کی تمام اولاد آپس میں ایک دوسرے کا عضو ہیں۔ کیونکہ ان سب کی پیدائش ایک ہی جوہر سے ہوتی ہے۔ اگر زمانہ کسی ایک عضو میں درد پیدا کر دیتا ہے۔ تو دوسرے اعضاء کو بھی چین اور قرار باقی نہیں رہتا۔

قرآن پاک کی ہر ایک تعلیم جزو ایمان ہے۔ پس اس سے زیادہ علمبردار جمہوریت کون ہو سکتا ہے جن کا ایمان ہو کہ تمام انسان ایک جڑ کی شاخیں اور ایک بدن کے اعضاء ہیں ان میں نہ کوئی اونچ نیچ ہے نہ ذات پات۔ جن کی خدا پرستی بھی محبت کے روپ میں ہو اور سب سے اچھا خدا پرست وہ ہے جو سب سے زیادہ مخلوق خدا سے پیار کرے۔

حقیقی روح اور جمہوریت کی جان

۴- اس انسانی بھائی چارہ کا سب سے پہلا تقاضا ہے ہمدردی اور امداد باہمی۔ مثلاً بیروزگار کو روزگار پر لگانا۔ بیمار کی خدمت۔ بھوکے کی امداد۔ مقروض کے قرض کی ادائیگی یا اس میں امداد۔ بے پناہ کو پناہ دینا۔ کوئی بے قصور گرفتار کر لیا گیا ہے تو اس کی رہائی کی کوشش کرنا۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ رب العزت اور بندہ کا مکالمہ نقل فرمایا گیا ہے۔ (ترجمہ یہ ہے)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار پڑا تو نے مجھے پوچھا بھی نہیں۔ ابن آدم کہے گا خداوند تو رب العالمین ہے تو کیسے بیمار پڑ سکتا تھا۔

رب العالمین:- میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا۔ اگر تو اس کو پوچھنے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

پروردگار:- ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔

ابن آدم:- خداوند تو رب العالمین ہے تجھے میں کیسے کھانا کھلا سکتا تھا۔

پروردگار:- میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے اس کو کھانا نہیں دیا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے تو اس کے پاس پاتا۔

رب العالمین:- ابن آدم میں پیاسا رہا تجھ سے پانی مانگا تو نے پانی نہیں دیا۔

ابن آدم:- خداوند تو رب العالمین ہے تجھے میں کیسے پانی پلا سکتا تھا۔

رب العالمین:- میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اگر تو اسے پانی پلاتا تو مجھے وہیں اس کے پاس پاتا۔

(مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ)۔

مساوات اور بھائی چارہ کا تقاضا اور مطالبہ

جب سب انسان ایک ماں باپ کی اولاد۔ ایک خدا کا کنبہ اور ایک بدن کے اعضاء ہیں تو جب:

۱- یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی انسان کو پوجیئے اور قابل پرستش مانا جائے۔ اس کے سامنے اس طرح ڈنڈوت کریں یا گردن جھکائیں۔ یا اس طرح کمر ٹیڑھی کریں جیسے خدا کے سامنے کی جاتی ہے۔ لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ (آل عمران ۴)

۲- نہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے کسی حکم یا طور طریق اور اس کے طرز و انداز کو مذہب اور دھرم کا جزو بنا لیں۔ دین اور دھرم اللہ کا ہے۔ اسی کا حکم دین کا حکم بن سکتا ہے۔ یا اس کا جو دین کے

مالک (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے دین سکھانے کا ذمہ دار بنایا گیا ہو۔ کیونکہ اس کا بتانا خدا کا بتانا ہو گا۔ وہ صرف ایلچی ہو گا۔ اصل حکم خدا کا حکم ہو گا۔

۲۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ کسی ایک شخص یا خاندان کو انسانوں کی گردنوں کا مالک مان لیں۔ اس کا حکم قانون بن جائے۔ اس کے خلاف نہ داد ہو سکے نہ فریاد۔ یعنی جب ہر انسان بھائی بھائی اور انسان ہونے میں برابر کا شریک ہے تو کسی انسان یا انسانوں کے کسی خاندان کو دوسرے انسانوں کا مالک اور بادشاہ نہیں مانا جا سکتا۔ نہ حکومت اور ملکی انتظام کو کسی ایک خاندان کے ساتھ اس طرح جوڑا جا سکتا ہے کہ باپ کے بعد اس کا بیٹا راجہ اور اس کی راج گدی کا مالک بن جائے۔ یہ چیز انسانی برادری کے لئے موت کا پیغام ہے۔ اگر ہم کسی کی رعایا ہیں تو اس کی برابری اور مساوات کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اسی لئے اسلام اسے برداشت نہیں کرتا کہ کسی کو شہنشاہ کہا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ نفرت انگیز خطاب یہ ہے کہ کسی کو ملک الاملاک (شاہنشاہ) کہا جائے۔

(بخاری شریف ص ۹۱۴)

قصیدہ

بر وفات حسرت آیات حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب رح نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

محمد عبدالواحد ندیم۔ معلم مدرسہ دار العلوم عبیدیہ محلہ قدیر آباد ملتان

سَمِعْتُ الْیَوْمَ خَبَرًا مِّنْ قَضَاءٍ ——— سَفُوْکًا لِلدُّمُوْعِ وَلِلدِّمَاءِ

میں نے آج موت کی خبر سنی۔ ایسی خبر جو آنسو اور خون بہا دینے والی تھی۔

فَذَاکَ الْفَقْدُ لِلْفِلْقِ اللَّطِیْفِ ——— وَذَاکَ الْمَوْتُ لِلْمَرْءِ الْعَلَاءِ

وہ خبر ایک پاکیزہ چیز کو گم کرنے کی ہے۔ اور وہ خبر ایک بلند پایہ انسان کی موت کی ہے

فَتًی فِیْ جِسْمِہٖ قَلْبٌ شَرِیْفٌ ——— فَتًی فِیْ وَجْہِہٖ غُرَرُ الْبَھَاءِ

وہ ایسا نوجوان تھا جس کے سینہ میں شریف دل تھا اور جس کے چہرہ میں حسن و جمال کی چمک تھی

فَتًی اَخْیَارُہٗ لَاحَدَّ عَدًّا ——— وَ اَذْخَرَ شَخْصُہٗ کُلَّ الْحَیَاءِ

وہ نوجوان جس کے محاسن بے شمار تھے۔ اور اس کی ذات شرم و حیاء کا پتلا تھی

تَوَلَّدَ بِالسَّعَادَۃِ وَالْھَنَاءِ ——— وَحَصَّلَ مِنْ عُلُوْمٍ وَالرِّضَاءِ

(ان کی داستان صرف اتنی ہے کہ) وہ پیدا ہوتے تو سعادت اور خوشگواری ساتھ لائے۔ اور پوری عمر تحصیل علوم اور خدا کی رضا جوئی میں صرف کر دی

فَجَاءَ الْمَوْتُ وَھُوَ بِذِکْرِ حَقٍّ ——— وَفَوَّضَ نَفْسَہٗ عِنْدَ النِّدَاءِ

پھر موت کا وقت آیا تو وہ خدا کی یاد میں مصروف تھے اور جونہی کہ عزرائیلؑ نے ندا دی تو انہوں نے اپنی جان سپرد کر دی

نِدَاءٌ لَا تُعَجِّلُ لَا تُؤَخِّرُ ——— نِدَاءٌ لَا تُحَقِّقُ بِالرَّجَاءِ

وہ ایسی نداء جس میں تعجیل و تاخیر کی گنجائش نہیں۔ اور وہ ایسی نداء جو کسی امید کو بارآور نہیں ہونے دیتی

فَاَخْلَتْ نَفْسَہٗ ثَوْبَ الْفَنَاءِ ——— وَمَاحَتْ نَفْسَہٗ ثَوْبَ الْبَقَاءِ

(حقیقت میں) اُن سے فنا کا کپڑا چھین لیا گیا۔ اور بقاء کی چادر پہنا دی گئی

تَخَلَّصَ مِنْ حَیَاۃِ السِّجْنِ حَتّٰی ——— تَمَکَّنَ جَنَّۃً عِنْدَ الْعِشَاءِ

(اصل میں) وہ قید خانہ کی زندگی سے رہائی پا گئے۔ اور عشاء کے وقت خلد بریں میں متمکن ہوئے (یعنی وفات پائی)

اَلَا یَا اَیُّھَا الشَّحْبُ الذَّمِیْمُ ——— عَلَیْکَ تَنَبُّھًا عَنْ ذَا الْغُشَاءِ

خبردار! اے موت تیرا کردار قابل مذمت ہے۔ اس لئے تجھے اپنی بے ہوشی سے خبردار ہو جانا چاہیے

اُبِدْتَ وَلَا اَبَالَکَ اَنْتَ تُؤْذِیْ ——— عِبَادًا ذَاتَ مَجْدٍ وَالثَّنَاءِ

اے موت! خدا تجھے ہلاک کرے اور تیرا باپ مر جائے (تجھے شرم نہیں آتی) کیا تو بزرگ اور قابل تعریف حضرات کو تکلیف دینے کی جرأت کرتی ہے

عَلَیْکَ تَصَبُّبًا یَا عَیْنُ بَکِّیْ ——— عَلَیْکَ اِفَاضَۃً مَّا فِی الْاِنَاءِ

اے آنکھ! تو روتی رہ اور جو کچھ تیرے پیمانہ میں موجود ہے تو اس کو بہا دے۔

لِاَنَّ سَمَاءَ عِلْمٍ غَابَ اَرْضًا ——— تَبَدَّلَ صَرْحُ حُسْنٍ بِالْخَلَاءِ

کیونکہ علم کا آسمان زمین میں چھپ گیا اور حسن کا محل فنا کی گھاٹ اتر گیا — (اے آنکھ! آج تو نہیں روئے گی تو پھر کب روئے گی)

بقیہ: جمع و تدوین قرآن

آخر میں لکھتے ہیں کہ:—

فَذَالِکَ ھُوَ الْقُرْاٰن: اِنْ نَطَقَ لَمْ یَنْطِقْ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَ اِنْ عَلَّمَ لَمْ یُعَلِّمْ اِلَّا الْھُدٰی وَالرَّشَادَ، وَ اِنْ صَوَّرَ لَمْ یُصَوِّرْ اِلَّا اَجْمَلَ لَوْحَاتِ الْحَیٰوۃِ، وَ اِنْ رُتِّلَ تَرْتِیْلًا لَمْ یُسْمَعْ بَعْدَہٗ لَحْنٌ فِی الْوُجُوْدِ، ذٰلِکَ کِتَابُ اللہِ الْمَجِیْدِ "لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ لَا مِنْ خَلْفِہٖ، تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ"ہ

یہ ہے وہ قرآن! اس کی تمام باتیں حق و صداقت پر مبنی ہیں۔ اس نے حق کے سوا نطق ہی نہیں کیا۔ اس نے ہدایت و رشاد کے سوا کوئی دوسری تعلیم ہی نہیں دی۔ اس نے اگر تصویر کھینچی ہے تو اس سے بہتر زندگی کی لوحات کی تصویر ممکن ہی نہیں۔ یہ آہستہ آہستہ تجوید قرأت کے اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پڑھا گیا ہے تو کائنات میں اس جیسا لہجہ کبھی سنا ہی نہیں گیا۔ جاذبیت و کشش کے لحاظ سے اس کے بعد کسی لہجہ و لحن کی کوئی حقیقت ہی باقی نہیں رہی۔ یہ ہے اللہ بزرگ و برتر کی بزرگ و برتر کتاب جس کے نہ آگے سے باطل آ سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ یہ حکمت والے اور تعریف کئے ہوئے اللہ کی طرف سے اتاری ہوئی کتاب ہے۔

جمع و تدوینِ قرآن

حافظ فیوض الرحمٰن المقری ایم۔اے پرنسپل معہد القرآن الکریم۔ مانسہرہ

(۳)

جامع قرآن کی حقیقت

اس طرح حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو ایک ہی مصحف پر جمع کیا۔ صرف کتابت کی حد تک قریشؓ کے لب و لہجہ کی پابندی کی گئی۔ باقی پڑھنے میں حضرت عثمانؓ نے بھی اجازت دے رکھی تھی کہ دوسرے لہجہ و تلفظ میں بھی لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ اس سے تنگی اور مشقت کا ازالہ مقصود تھا — اس عظیم و جلیل خدمت پر مسلمان ان کے ممنون نظر آتے ہیں۔ اور عموماً اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ خود سیدنا حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ "حضرت عثمانؓ نے بہت اچھا کیا اور جو کچھ کیا ہم سب کے مشورہ سے کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ مسلمانوں میں یہ جھگڑا جو چھڑ گیا ہے کہ ہر ایک اپنی قرأت کو دوسروں کی قرأت سے بہتر قرار دیتا ہے بلکہ دوسرے کی قرأت کو کفر کی حد تک بھی پہنچا دیتا ہے اس کا کیا علاج کیا جائے؟ ہم لوگوں نے پوچھا آپ نے کیا علاج سوچا ہے؟ حضرت عثمانؓ نے کہا "اَرٰی اَنْ نَجْمَعَ النَّاسَ عَلٰی مُصْحَفٍ وَّاحِدٍ۔ (مختصر کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ج صـ۵۰۔ بحوالہ تدوین قرآن مولانا غلام ربانی ایم اے) میں خیال کرتا ہوں کہ لوگوں کو ایک ہی مصحف پر جمع کیا جائے۔

یعنی جمع الناس علی مصحف واحد" عہدِ عثمانی کی قرآنی خدمت کی صحیح تعبیر ہے۔ عوام نے ان کے اسی خطاب کو "جامع القرآن" کے نام سے مشہور کر دیا جو نہ صرف یہ کہ واقعہ کی صحیح تعبیر نہیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ عام طور پر اس تعبیر سے بڑی غلط فہمی پھیل گئی۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسلمانوں میں یہ غلط فہمی زمانہ سے پھیلی ہوئی ہے تیسری صدی کے مشہور صوفی اور عالم حارث محاسبی کا یہ قول علامہ جلال الدین سیوطی نے "اتقان" میں نقل کیا ہے

"اَلْمَشْهُوْرُ عِنْدَ النَّاسِ اَنَّ جَامِعَ الْقُرْاٰنِ عُثْمَانَ وَلَيْسَ كَذَالِكَ اِنَّمَا حَمَلَ عُثْمَانُ النَّاسَ عَلَى الْقِرَاءَةِ (اتقان صـ۶۰ بحوالہ تدوین قرآن۔ مولانا غلام ربانی)

یہ اللہ تعالےٰ کا کس قدر احسان ہے کہ حضرت عثمانؓ کا وہ مصحف جس پر شہادت کے وقت وہ تلاوت فرما رہے تھے آج تک دنیا میں محفوظ اور موجود ہے۔

۹ر فروری ۱۹۶۱ء کو لاہور شہر میں سفیر روس متعینہ پاکستان (ڈاکٹر ایس۔ ایم گپتا) نے اپنے بیان میں بتایا تھا کہ تاشقند میں کلام پاک کا وہ نسخہ موجود ہے۔ جو شہادت کے وقت حضرت عثمانؓ تلاوت فرما رہے تھے۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سابق وزیر خارجہ پاکستان اپنے دورۂ روس میں یہ نسخہ دیکھ چکے ہیں۔ سفیر روس نے مزید اعلان کیا تھا کہ عنقریب پاکستان کو اس تاریخی نسخہ کی ایک فوٹو کاپی مہیا کر دی جائے گی۔

ڈاکٹر صبحی صالح نے اپنی کتاب "مباحث فی علوم القرآن" کے خاتمہ پر کیا خوب لکھا ہے:۔

"وَلَقَدْ حَفِظَ اللّٰهُ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بِكِتَابَتِهٖ فِي السُّطُوْرِ، وَنَقْشِهٖ فِيْ اَلْوَاحِ الصُّدُوْرِ، فَلَمْ يُحَطْ كِتَابٌ سِوَاهُ بِمِثْلِ الْعِنَايَةِ الَّتِيْ اُحِيْطَ بِهَا، وَلَمْ يَصِلْ كِتَابٌ ـــ كَمَا وَصَلَ ـــ بِتَوَاتُرِ سُوَرِهٖ وَاٰيَاتِهٖ وَاَلْفَاظِهٖ وَحُرُوْفِهٖ، وَقِرَاءَاتِهٖ وَوُجُوْهِهٖ، وَنَقْطِهٖ وَرَسْمِهٖ وَتَعْشِيْرِهٖ وَتَحْزِيْبِهٖ وَمَصَاحِفِهٖ وَصُحُفِهٖ وَتَجْوِيْدِ خَطِّهٖ وَتَزْيِيْنِ طِبَاعَتِهٖ۔

اللہ تعالےٰ نے اس قرآن کو کتابت کے ذریعہ محفوظ رکھا اور دل کی تختیوں پر نقش کرکے اس کی حفاظت کی۔ جتنا اس کتاب کی طرف توجہ و رعایت کی گئی ہے اس سے پہلے کسی کتاب کے حصہ میں نہیں آئی۔ اور نہ ہی اس سے قبل کوئی کتاب پہنچی ہے جیسا کہ یہ ــــ اپنی آیات و سُوَر، الفاظ و حروف، قرأتیں اور اس کے طرق، نقطے اور رسم الخط، مصاحف اور صحف، خط کی عمدگی اور طباعت کی پائیداری کے ساتھ تواتر سے پہنچی ہے۔

(باقی صـ۱۲ پر)

گلہائے نعت

راسخ عرفانی
گوجرانوالہ

دل ہے وارفتۂ سرکارِ رسولِ عربی
آنکھ ہے تشنۂ دیدارِ رسولِ عربی

قلبِ پُرشوق پہ طاری ہے محبت کا خمار
بن پیئے مست ہے میخوارِ رسولِ عربی

رفعتِ انجم و ماہتاب بھی ہے زیرِ قدم
اے خوشا جودتِ رہوارِ رسولِ عربی

قابلِ دید ہے گلہائے مدینہ کی بہار
غیرتِ خلد ہے گلزارِ رسولِ عربی

حور و غلماں کی نہیں مجھ کو تمنا ہرگز
عشق ہے میرا طلبگارِ رسولِ عربی

تشنۂ دید ہے تا حال مرا ذوقِ نظر
اِک جھلک اور ہو انوارِ رسولِ عربی

جانِ ناچیز بھی صدقے میں گذاروں راسخ
اب کے جو دیکھوں میں دربارِ رسولِ عربی

بقیہ : انفاق فی سبیل اللہ

فِی نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ○

(پ ۱۰ التوبہ آیت ۳۴، ۳۵)

ترجمہ:- اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے - پس انہیں درد دینے والے عذاب کی خوشخبری دے - جس دن اس سونے اور چاندی کو آگ میں گرم کیا جائے گا، پھر اس سے ان کے پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہ چیز ہے جسے تم نے اپنی جانوں کے لئے جمع کیا تھا - پس جس کو تم جمع کیا کرتے تھے اس کا مزا چکھو-

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ ادا کی گئی ہو) قیامت کے دن ایک گنجا سانپ ہو گا- خزانے کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑے گا یہاں تک کہ وہ مالک اپنی انگلیاں اس کے منہ میں (چبانے کے لئے) دے گا۔ (رواہ احمد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے، عمر کو بڑھاتا ہے، بُری موت کو دور کرتا ہے اور تکبر اور فخر کو ہٹاتا ہے- حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوب خرچ کیا کر اور گن گن کر مت رکھ کہ اللہ جل شانہ، تجھے بھی گن کر عطا کرے گا اور جمع کر کے مت رکھ کہ اللہ جل شانہ، تجھ سے بھی جمع کر کے رکھنے لگے گا۔ عطا کر جتنا تجھ سے ہو سکے - نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی بلا، یا مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو وہ صدقہ کی وجہ سے پیچھے رہ جاتی ہے - صدقہ قبر کی گرمی کو زائل کرتا ہے اور آدمی قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں ہو گا-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بندہ کہتا ہے میرا مال، میرا مال- اس کے سوا دوسری بات نہیں ہے کہ اس کا مال وہ ہے جو کھا کر ختم کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا، یا اللہ کے راستے میں خرچ کر کے اپنے لئے ذخیرہ بنا لیا اور اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ جانے والی چیز ہے - جس کو وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جائے گا - (مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا- اتفاقاً اس زمانے میں میرے پاس کچھ مال موجود تھا - میں نے سوچا آج اتفاق سے میرے پاس مال موجود ہے اگر میں ابو بکرؓ سے کبھی بھی بڑھ سکتا ہوں تو آج بڑھ جاؤں - یہ سوچ کر میں خوشی خوشی گھر گیا اور جو کچھ بھی گھر میں رکھا تھا اس میں سے آدھا لے آیا - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا - میں نے عرض کیا کہ چھوڑ آیا- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر کیا چھوڑا ہے - میں نے عرض کیا آدھا چھوڑ آیا - اتنے میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو کچھ گھر میں تھا سب لے آئے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوبکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کو چھوڑ آیا یعنی اللہ اور اس کے رسولِ پاکؐ کے نام کی برکت اور ان کی رضا اور خوشنودی کو چھوڑ آیا ہوں -

دعا اللہ تعالیٰ ہم سب کو دل کھول کر انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق عطا فرمائے - آمین !

(بشکریہ ریڈیو پاکستان لاہور)

بقیہ : توبہ واستغفار

علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جب چلنے کے قابل نہ رہا تو سینے کے بل گھسٹنے لگا۔ اس کے پاس روح قبض کرنے کے لئے جب فرشتے آئے تو فرشتوں میں گفتگو ہوئی۔ رحمت کے فرشتے کہتے کہ اس کی روح ہم قبض کریں گے - کیونکہ یہ گناہوں پر نادم اور پشیمان تو ہو ہی چکا ہے - عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ بہت گناہگار ہے اس لئے اس کی جان ہم لیں گے — جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم بھیجا کہ زمین ناپ لو- اگر اس نے مسافت زیادہ طے کی ہے تو اس کی جان رحمت کے فرشتے قبض کریں، ورنہ عذاب کے فرشتے - اگرچہ اس نے مسافت کم طے کی تھی مگر حق تعالیٰ کی رحمت سے اس طرف کی زمین سمٹی جس طرف وہ جا رہا تھا- جب زمین کو ناپا گیا تو ایک بالشت وہ حصہ زیادہ نکلا جو وہ طے کر چکا تھا- بس پھر تو رحمت کے فرشتے اس کی روح لے گئے چونکہ وہ دل میں سخت نادم تھا، شرمسار تھا- اس لئے حق تعالیٰ کو اس کی ندامت اور شرمساری پسند آئی- شاید ایک بالشت ہی وہ گھسٹا ہو گا- جو ایک بالشت کا فرق ملائکہ کو دکھایا گیا اور حق تعالےٰ قریب کو بعید اور بعید کو قریب کرنے پر قادر ہیں-

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ گناہ جتنے بھی ہوں مگر ندامت، پیشمانی، استغفار اور عاجزی سے حق تعالےٰ معاف فرما دیتے ہیں -

بقیہ : مسجد اقصیٰ کے قاری . . . . .

قاری نے تازہ کر دیئے - یہ تصور ہی کیا کچھ کم المناک تھا کہ اس وقت سامنے بیٹھا ہوا جو قاری تلاوت کر رہا تھا کچھ پہلے تک اس کی پر سوز آواز سے مسجد اقصیٰ کے مقدس در و دیوار گونجا کرتے تھے - یہ تاریخی آواز آج ہمیں اپنا دکھ درد سنانے آئی تھی - یہ ہر پاکستانی کے دل درد مند کی آواز تھی یہ وہ آواز تھی جو اس وقت تک مسجد عالمگیری کی وسعتوں میں بھٹکتی رہے گی جب تک مسجد اقصیٰ کے مینار اذان کی آواز سے اور اس کا منبر قرآن کی تلاوت سے محروم رہے گا - قاری ابو شوشہ ان دنوں اردن میں ہیں اور وہیں سے تشریف لائے تھے - ان کے علاوہ لبنان، شام، مصر، ایران، ترکی اور ملائیشیا کے قاریوں نے ساڑھے تین گھنٹے تک کلام اللہ کو اپنی آواز سے خراج عقیدت پیش کیا اور اس رات کے کچھ حصہ کو جاوداں بنا گئے - (نوائے وقت لاہور)

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کا

درسِ حکمتِ ولی اللّٰہی

محمد مقبول احمد بی، اے۔ لاہور

حضرت شیخ التفسیر سیدنا و مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ "رب" ہے۔ مربوب کو کسی چیز کی ضرورت بعد میں پیدا ہوتی ہے مگر اللہ تعالےٰ اُسے پہلے پیدا کر کے رکھتا ہے۔ یہ عقلیت، حکمت و سائنس کا دور ہے۔ اللہ تعالےٰ کو علم تھا کہ اس دور میں ہر شخص اسلام کی حکمت طلب کرے گا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت امام ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں اس دور کی ابتدا میں اسلام کی حکمت اور فلسفہ مدوّن کرایا تاکہ یہ فلسفہ اس دور کی عقل پسند طبیعتوں کی تسلی کرے اور اس دور کے مسائل بھی حل کرے۔

راقم الحروف نے اس فلسفے کا ذکر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے درسِ قرآن میں سنا۔ آپ کا درسِ قرآن حکیم اسی فلسفے کی روشنی میں ہوا کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خواص و عوام سب اپنی اپنی استعداد کے مطابق لطف اندوز ہوتے تھے اور اطمینان پاتے تھے۔ اس کے ساتھ ہم حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بھی سنتے تھے جو اس فلسفے کے بہترین شارح ہوتے ہیں۔ انہیں اس فلسفے سے خاص لگاؤ تھا اور وہ اس کی اساس پر معاشرے کی تعمیر نو چاہتے تھے۔ ان کی ساری زندگی اسی انقلابی فکر کی خاطر صرف ہوئی تھی۔ حضرت شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فلسفہ اُنہی سے حاصل کیا تھا۔ ایک دفعہ حضرت لاہوریؒ نے اپنے آخری ایام میں فرمایا کہ ہم تین شاگرد تھے حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ ہمیں جنگل میں لے جا کر امام ولی اللہ دہلوی کی مایۂ ناز تصنیف "حجۃ اللہ البالغہ" پڑھایا کرتے تھے اُن میں سے دو فوت ہو چکے ہیں اور صرف مَیں موجود ہوں۔

۱۹۴۰ء کا زمانہ تھا۔ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ بھی واپس وطن تشریف لا چکے تھے اور فلسفہ ولی اللّٰہی کا چرچا ہو رہا تھا۔ وہ اپنی مجالس میں اکثر اسی فلسفے کا تذکرہ کرتے اور نوجوانوں کو اس کے مطالعے کی طرف متوجہ کرتے تھے اُن کے واپس وطن آنے کی غرض بھی یہی تھی کہ نوجوانوں کو اس فلسفے سے روشناس کرائیں۔ تاکہ وہ اسے سمجھ کر اپنے معاشرے کی صحیح تعمیر کریں۔ مولانا سندھیؒ کو تو اس فلسفے سے عشق تھا۔ اور یہی عشق ہم نے حضرت شیخ التفسیرؒ میں موجزن دیکھا۔ ہم نے حضرتؒ سے اصرار کیا کہ قرآن حکیم، مشکوٰۃ شریف اور فوز الکبیر فی اصول التفسیر آپ سے پڑھ چکے ہیں اب ہمیں "حجۃ اللہ البالغہ" پڑھائیے۔ حضرتؒ نے کمال شفقت سے ہماری درخواست قبول فرمائی اور فرمایا کہ اگرچہ یہ کتاب مَیں مستند علماء کے سوا کسی کو پڑھایا نہیں کرتا لیکن تم سب گریجوایٹ ہو اور برسوں سے میرا درسِ قرآن حکیم سنتے چلے آئے ہو اور میرے افکار سے واقف ہو چکے ہو جو اصل میں حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ کے افکار ہی ہیں۔ ترجمہ اور تشریح مَیں کر دیا کروں گا۔ بات تم سمجھ جاؤ گے۔ اس طرح حجۃ اللہ البالغہ کا درس شروع ہوا۔ اور ۲۷ر جنوری ۱۹۴۰ء سے ۳ر جون ۱۹۴۶ء تک باقاعدہ جاری رہا۔ ہم کل گیارہ طالب علم تھے اور یہ کتاب آپ سے روزانہ سبقاً سبقاً پڑھتے تھے چند سطور سے زیادہ درس نہیں ہوتا تھا۔ اس درس کا ذکر اور ان گیارہ حضرات کے نام، حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی "مردِ مومن" مطبوعہ فیروز سنز کے صفحہ ۱۱۶-۱۱۷ پر طبع ہو چکے ہیں۔ قارئین کی آگاہی کے لئے ان کے نام یہاں بھی نقل کئے جاتے ہیں:

۱۔ حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب دامت برکاتہم فاضل دیوبند خلفِ اکبر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ حال مقیم مدینہ منورہ۔

۲۔ علامہ پروفیسر علاؤالدین صدیقی ایم اے ایل ایل بی۔ صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی

۳۔ چودھری عبدالرحمٰن خاں صاحب، ایم۔اے، ایل ایل بی (مرحوم)

۴۔ شیخ بشیر احمد صاحب بی اے لودیانوی

۵۔ چودھری عطاء اللہ خاں صاحب بی اے

۶۔ حافظ فضل الٰہی صاحب ایم، اے۔

۷۔ مولانا غازی خدابخش صاحب منشی فاضل او۔ ٹی (مرحوم)

۸۔ مولانا عبدالعزیز صاحب مالک الہلال بک ایجنسی فاروق گنج لاہور (مرحوم)

۹۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ایم-بی بی ایس بی۔ڈی۔ایس حال مقیم کوئٹہ۔

۱۰۔ مولانا سیف الدین صاحب بہاری۔ فاضل امروہہ۔

۱۱۔ راقم الحروف محمد مقبول عالم (بی، اے منشی فاضل)

اس درس کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ عموماً درسِ قرآن حکیم کے بعد ایک الگ جگہ ہوتا تھا جہاں عوام کو بیٹھنے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ اس کے مباحث عوام کے ذہنوں سے ذرا اونچے ہوتے اور وہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکتے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ پہلے باب کا خلاصہ بیان فرماتے اور بڑی آسان زبان میں باب کا نفسِ مضمون سمجھا دیتے۔ پھر کتاب کی عبارت پڑھتے اور اس کا سلیس ترجمہ بیان فرماتے اور بڑے دلنشین طریقے سے تشریح فرماتے۔ ہم میں سے بعض حضرات اس درس کے باقاعدہ نوٹ لیتے تھے۔ چنانچہ راقم الحروف بھی باقاعدہ خلاصہ، ترجمہ اور تشریح کے نوٹ لیتا رہا اور وہ سب نوٹ بندہ کے پاس موجود ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ التفسیرؒ سے فرمایا کہ اپنے اس درس میں سے دو طالب علم منتخب کر کے میرے حوالے کریں جنہیں مَیں خود فلسفہ ولی اللّٰہی سمجھاؤں اور انہیں اس فلسفے کی اشاعت کے لئے

تیار کروں - چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا غازی خدابخش مرحوم اور شیخ بشیر احمد صاحب بی اے لودھیانوی کو منتخب فرمایا - اور انہیں حکم دیا کہ تم حضرت مولانا سندھیؒ کے ساتھ ہو جاؤ - اور جو تمہیں دیں وہ اُن سے لے لو - یہ دونوں اصحاب اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ دروازہ (لاہور) میں ٹیچر تھے - دونوں حضرات مولانا سندھیؒ سے اس فلسفے کا درس لیتے رہے -

شیخ بشیر احمد صاحب کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بڑے زود نویس ہیں - چنانچہ وہ سمجھنے کے علاوہ حضرت مولانا سندھیؒ کے ارشادات نقطہ بہ نقطہ قلمبند بھی کرتے چلے گئے - چنانچہ مولانا سندھیؒ نے انہیں بہت سے معاشی، معاشرتی اور سیاسی مسائل پر مقالات، فلسفہ ولی اللہی کی تشریحات اور قرآن حکیم کی اکثر سورتوں کی تفاسیر، املا کرائیں - اس طرح ان کی امالی کا ذخیرہ کئی ہزار صفحات پر پھیل گیا - اور یہ سلسلہ مولانا سندھیؒ کے آخری ایام تک جاری رہا یعنی ۱۹۴۰ء سے اگست ۱۹۴۴ء تک - اب یہ امالی پانچ ضخیم جلدوں میں شیخ بشیر احمد صاحب بی اے لودیانوی (جنرل سیکرٹری ولی اللہ سوسائٹی پاکستان و ادارہ حکمت اسلامیہ ۴ اُردو بازار لاہور) کے پاس محفوظ ہیں -

شیخ بشیر احمد صاحب نے سکول کی ملازمت چھوڑ دی تھی اور وہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے ساتھ ان کے معتمد خصوصی کے طور پر وابستہ ہو گئے تھے اور گوٹھ پیر جھنڈو (سندھ) میں بھی ان کے ساتھ ہی رہتے تھے - یاد رہے کہ کابل، روس اور ترکی کے زمانے میں جناب ظفر حسن ایبک صاحب مولانا کے معتمد خصوصی رہے جو آج کل ترکی میں مقیم ہیں -

مولانا عبیداللہ سندھی نے ۲۱ر اگست ۱۹۴۴ء کو وفات پائی - اس سے پہلے ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو انہوں نے ایک سوسائٹی بنام "ولی اللہ سوسائٹی لاہور" قائم کی - اور اس سوسائٹی کا صدر مولانا غازی خدا بخش (مرحوم) کو بنایا - اور جنرل سیکرٹری شیخ بشیر احمد صاحب بی اے لودھیانوی کو مقرر کیا - اس سوسائٹی کا مقصد وحید یہ قرار پایا کہ امام ولی اللہ دہلوی رح کے فلسفے کی اشاعت کی جائے - اس کی تشریح و توضیح کے لئے کتابیں اور رسالے شائع کئے جائیں اور اس کی تدریس کے لئے درسگاہیں قائم کی جائیں یہ سوسائٹی ایک غیر سیاسی ادارہ ہو گا اور اس کے سامنے فقط تعلیمی و تبلیغی پروگرام ہو گا - راقم الحروف بھی اس سوسائٹی میں بطور جائنٹ سیکرٹری کام کرتا رہا -

ولی اللہ سوسائٹی پاکستان لاہور اب تک متعدد کتب شائع کر چکی ہے - جن میں مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی املا کردہ سورہ مزمل و مدثر، سورہ فتح، سورہ محمدؐ، سورہ عصر، سورہ اخلاص و معوذتین کی تفاسیر شامل ہیں - عرصہ ہوا کہ یہ تفاسیر ختم ہو چکی تھیں اب ان کی اشاعت کے لئے نئے انتظامات کئے گئے ہیں - اور ولی اللہ سوسائٹی کے زیر سرپرستی ایک اشاعتی ادارہ بنام "ادارہ حکمۃ اسلامیہ ۴ اردو بازار لاہور ۲" قائم کیا گیا ہے - اور ان تمام تفاسیر کے نئے اڈیشن طبع کرائے گئے ہیں، ان کے علاوہ سورہ فاتحہ کی تفسیر بھی شائع کی گئی ہے - بعض اور کتب بھی زیر اشاعت ہیں - جن میں سے خاص طور پر "ولی اللہ اور ان کا فلسفہ عمرانیات و معاشیات" اور "حجۃ اللہ البالغہ" کے مبحث سوم "ارتفاقات" کا انگریزی ترجمہ شامل ہیں -

اس کے علاوہ سوسائٹی نے ایک ماہنامہ "فکر نو" جاری کیا تھا - اور اس کے بعد انگریزی اڈیشن "THE NEW THOUGHT" بھی شائع کیا - لیکن یہ دونوں رسالے مالی مشکلات کی وجہ سے بند ہو چکے ہیں -

حضرت شیخ التفسیرؒ سے ہم نے اُن کے آخری ایام میں پھر گذارش کی کہ ہمیں "حجۃ اللہ البالغہ" دہرانے کا موقع دیا جائے - چنانچہ آپ نے اسے قبول فرمایا اور اپنی مصروفیات کے پیش نظر ہفتہ میں صرف ایک دن مقرر کیا - چنانچہ ہم اراکین ولی اللہ سوسائٹی (لاہور) باقاعدہ ان کے پاس حاضر ہوتے رہے اور اس طرح ہم نے حجۃ اللہ البالغہ کا مبحث چہارم یعنی "مبحث سعادت" اُن سے دوبارہ پڑھا اور اس کا ترجمہ اُن سے حاصل کیا - وہ بھی شیخ بشیر احمد صاحب لودھیانوی کے پاس محفوظ ہے اور اسے بھی شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی - یہ سلسلہ جنوری ۱۹۶۱ء سے ۳۱ر جنوری ۱۹۶۲ء تک جاری رہا - اس کے بعد ۷ر فروری ۱۹۶۲ء سے رمضان شریف شروع ہو گیا اور علماء کلاس جاری ہو گئی - جس کی وجہ سے ہمارا درس بند ہو گیا - لیکن ابھی رمضان شریف کے سترہ دن ہی گذرے تھے کہ ۲۳ر فروری ۱۹۶۲ء کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا - انا للہ و انا الیہ راجعون -

اس طرح فلسفہ ولی اللہی کے دو ماہر اساتذہ کا سلسلہ درس ختم ہو گیا - ع

روئے گل سیر ندیدیم کہ بہار آخر شد

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ یہ بھی بیان کیا جائے کہ فلسفہ ولی اللہی اصل میں کیا چیز ہے؟

بقول امام ولی اللہ دہلویؒ اسلام بین الاقوامی انقلاب کی عالمگیر تحریک ہے - (تفہیمات الٰہیہ ج ۱) جسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا - اس انقلاب کی بنیاد قرآن حکیم کی اس آیت پر ہے:-

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (۶۱:۹)

ترجمہ: خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا - تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے، خواہ مشرک اسے کتنا بھی ناپسند کیوں نہ کریں -

چنانچہ آپؐ اور آپؐ کے قریبی ساتھیوں (صحابہ کرامؓ) کی کوششوں سے جو انقلابی جماعت (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں) تیار ہوئی وہ سب سے پہلے عرب پر غالب آئی - پھر اس نے رومی اور ایرانی علاقوں کو فتح کیا - اس طرح وہ بین الاقوامی طاقت کی مالک بن گئی - یہ اس جماعت کے پہلے پچاس برس کی روداد ہے - اسے تاریخ اسلام کا بہترین دور (خیر القرون) کہا جاتا ہے - اس دور کی تاریخ اور فلسفہ قرآن کے اصولوں پر انقلاب لانے والوں کے لئے رہتی دنیا تک نمونے کا کام دیتا رہے گا -

---

حکیم الامت امام ولی اللہ دہلویؒ (۱۷۰۲-۱۷۶۲) وہ بزرگ ہیں - جنہوں نے اس دور کی تاریخ لکھی اور اس دور کا فلسفہ مدون کیا یہی "فلسفہ ولی اللہی" ہے - غرض یہ فلسفہ قرآن حکیم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات کی اس ترجمانی پر مبنی ہے

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جوتے اٹھانے والے بھی فیض سے محروم نہ رہے

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب خلیفۂ مجاز حضرت شیخ التفسیرؒ اب درسِ قرآن کے ساتھ ساتھ واہ کینٹ میں درسِ حدیث بھی دیتے ہیں جو انشاء اللہ عنقریب کتابی شکل میں شائع کر دیا جائیگا۔ ذیل میں درسِ حدیث منعقدہ ۲۶ر مئی ۱۹۶۸ء کا ایک اقتباس عنوانِ بالا کے تحت پیشِ خدمت ہے ——— (محمد عثمان غنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاد رکھو میرے بزرگو! اللہ کسی کامل کی صحبت نصیب فرما دے، تو غنیمت سمجھا کرو۔ میں تم سے قسم کھا کے کہتا ہوں کہ جس نے حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جوتے بھی اٹھاتے ہیں وہ بھی فیض سے محروم نہیں رہا۔

ابھی گذشتہ ماہ اپریل میں یوم اقبال کے موقع پر تمہارے اسی واہ کینٹ میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی تقریر کر کے گئے ہیں جو بہت بڑے مانے ہوئے عالم ہیں اگلے روز مجھے ان کا خط آیا تو انہوں نے اس میں خلافِ معمول اپنے نام کے ساتھ لکھا ——— "یوسف سلیم الحسینی"۔ اور لکھا کہ میں الحسینی لکھ کر اپنے دل کو تسکین دیتا ہوں کہ مجھے بھی شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز کے ساتھ نسبت حاصل ہے۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کی ریش مبارک کافی لمبی تھی۔ فرماتے تھے کہ "میں پہلے قبضے سے اوپر داڑھی کاٹا کرتا تھا (حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کاٹا کرتے تھے — جائز ہے) ایک دفعہ جب میں دین پور شریف گیا تو میرے شیخ نے میری داڑھی پر صرف ہاتھ لگایا۔ اس کے بعد پھر میں نے داڑھی کو قینچی نہیں لگائی"۔ آپؒ فرماتے تھے کہ "جب داڑھی کو کنگھا کرتا تو نکلے ہوئے بال جمع کر لیتا اور میری یہ خواہش تھی کہ میں یہ بال دیوبند بھیج دوں۔ اور حضرت صاحبزادۂ محترم مولانا سیّد محمد اسعد مدنی مدظلہ العالی کی خدمت میں درخواست کروں کہ جب وہ کسی موچی سے حضرت مدنیؒ کے جوتے سلوائیں تو حضرت مدنیؒ کو خبر نہ ہونے دینا اور میری داڑھی کے یہ بال ان کے جوتوں کے تلووں میں سلا دینا کہ حضرت مدنیؒ کے جوتوں میں وہ علم ہے جو احمد علی کے دماغ میں نہیں ہے"۔

حضرت لاہوریؒ حضرت مدنیؒ کے نہ مرید تھے نہ شاگرد لیکن فرماتے تھے کہ "چودہ مرتبہ مجھے اللہ تعالےٰ نے حرمین الشریفین کی زیارت نصیب فرمائی اور میں نے چودہ مرتبہ اپنی باطنی نظروں کے ساتھ دیکھا، بڑے بڑے ولی دیکھے، اقطاب دیکھے، ابدال دیکھے۔ لیکن مولانا مدنیؒ کے مقام کا میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اس لئے میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میری داڑھی کے بالوں کو حضرت مدنیؒ کے جوتوں کے تلووں میں سلا دیا جائے، لیکن میری خواہش پوری نہ ہوئی اور وہ دنیا سے پہلے ہی تشریف لے گئے"۔

بقیہ: درس حکمۃ ولی اللّٰہی

جو "تاریخ اسلام کے بہترین دور" میں سمجھی اور عمل میں لائی گئی۔

آج جب سرمایہ داری کی لعنت اور اشتراکیت کی لادینیت انسانیت کو اقتصادی اور اخلاقی پہلوؤں سے برباد کر رہی ہیں فقط یہی فلسفہ ہے جسے سمجھ کر قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق اس طرز پر معاشرہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جس طرز پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بطور نمونہ پیدا کر کے دکھایا تھا۔ دورِ حاضر میں اسلام کو سرمایہ داری اور اشتراکیت کے مقابلے میں ایک تیسرے مسلکِ فکر کی حیثیت سے پیش کرنے کا، جو ان دونوں مسالکِ فکر پر غالب آنے کی استعداد اور صلاحیت رکھتا ہے، صرف یہی طریقہ ہے کہ اسے "فلسفہ ولی اللّٰہی" کے ذریعے سے پیش کیا جائے۔

یہ فلسفہ آج دورۂ حکمت و سائنس میں اسلام کو غالب کرنے اور کفر کو مغلوب کرنے کے لئے پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ آج مغرب کے اثر سے دنیا علمی رنگ میں سوچنے اور سمجھنے کی عادی ہو چکی ہے اور وہ دین اور اس کی تمام جزئیات کو بھی علمی رنگ میں سمجھنا چاہتی ہے اسے فلسفہ ولی اللّٰہی کے سوا کسی اور طریق سے اسلام کی حقیقت سمجھائی نہیں جا سکتی۔ اور نہ یورپ کے فکر اور فلسفے کو اس کے سوا کسی اور طاقت سے توڑا جا سکتا ہے۔ اور اسے توڑے بغیر اسلام کا غلبہ نہیں ہو سکتا۔ غلبۂ اسلام کا تقاضا ہی یہی ہے کہ مغرب کے غلبے کو توڑا جائے۔

یہ فلسفہ کائنات، انسانیت اور انسان کا ایسا علمی تجزیہ پیش کرتا ہے کہ ان کے تمام اجزاء نہایت خوبصورتی کے ساتھ باہم مربوط نظر آتے ہیں اور اس کے ذریعے سے دنیا کی اقوام ایک مشترک پروگرام پر مل سکتی ہیں اور وہ مشترک پروگرام "اسلام" ہے۔

بقیہ:- مجلس ذکر

آئندہ کے لئے تو معاملہ صاف رکھیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان پھر سود در سود کی لعنتوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں پانچ وقت کی نماز پر آخر کتنے منٹ لگتے ہیں؟ وہ چار تسبیحات پر بھی چند ہی منٹ لگتے ہیں اور چند نوافل پڑھ لیں تو اپنا ہی فائدہ ہے۔

فکر ہو تو سارے معاملے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

سمجھ نہیں آتی کہ ہم اور آپ کس طرح بے فکر ہو کر سوتے ہیں! فکر ہو تو سارے معاملے ٹھیک ہو جائیں بے فکری ہو تو پھر ع

دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند

انسان اگر خود بے حیا ہو جائے، بے حیائی کو اپنا شعار بنالے تو کون اس کا پرسانِ حال ہے؟ لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے سوجھ بوجھ، نیکی بدی کی تمیز، دوست دشمن کی تمیز، حق ناحق کی تمیز دی ہے۔ انسان اپنا اور دوسروں کا حق غصب کرنا یا کسی کو دکھ دینا، کسی کو تکلیف دینا، کسی سے لینا دینا سب معاملات انسان جانتا ہے۔ اس لئے صفائی معاملات از بس ضروری ہے۔

حضرتؒ کا ارشادِ گرامی

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کسی سے نیکی کرو، بھلا کرو، دعا لو، بد دعا نہ لو۔

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید!

کسی کے ساتھ نیکی نہیں کر سکتے تو کم از کم اس کے ساتھ برائی کر کے بد دعا تو نہ لو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

دعا:- کہ ہمیں اپنی کمزوریاں دور کر کے دنیا سے جانے کی اور دوسروں کے حق ادا کرنے کی بلکہ دعائیں لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اعلان

مورخہ ۱۴ جون بمطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ بمقام جامع مسجد اندرون کوٹ مراد خاں قصور میں بعد نماز مغرب حضرت مولانا جمیل احمد صاحب میواتی خلیفہ مجاز حضرت رائپوری رحمۃ اللہ علیہ مجلس ذکر کرائیں گے۔ قصور شہر اور گردو نواح سے گذارش ہے کہ اس بابرکت مجلس میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

توثیق ضمانت

لاہور ۶ جون ۱۹۶۸ء ہائیکورٹ کے جسٹس عطاء اللہ سجاد نے حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کی ضمانت قبل از گرفتاری کی توثیق کر دی ہے۔ یہ ضمانت اپریل ۱۹۶۸ء میں مولانا موصوف کی مستونگ علاقہ قلات ڈویژن میں کی گئی ایک تقریر کے سلسلہ میں ہائیکورٹ نے منظور کی تھی۔ آج جب ضمانت توثیق کے لئے عدالت میں پیش کی گئی اور سرکاری وکیل پیش ہوئے تو جسٹس عطاء اللہ سجاد نے ضمانت کی توثیق کر دی اور اب کیس کی سماعت قلات ڈویژن مستونگ میں ہو گی۔ ضمانت کی توثیق کے بعد مولانا موصوف تبلیغی پروگرام پر کوہاٹ تشریف لے گئے۔

اپیل

برادرانِ اسلام مدرسہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ مریڑ حسن راولپنڈی ۱۹۵۴ء سے قائم ہے۔ ہر سال اس کی روئیداد شائع کی جاتی ہے اور آپ جیسے مخیر حضرات کے تعاون سے ہی یہ ادارہ چل رہا ہے۔ ملتان اور بیرونی طلباء یکساں اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ فی الحال حفظ و ناظرہ قرآن مجید قرأت تجوید کے مطابق پڑھایا جا رہا ہے۔ ابھی تک کرایہ کے مکان میں ہے۔ ڈیڑھ کنال زمین خریدنے کا خیال ہے۔ جس میں مدرسہ اور مسجد بنانے کی تجویز ہے۔ جس پر تیس ہزار روپے خرچ آئیں گے۔ اہل ثروت اور مخیر حضرات سے اپیل ہے۔

(قاری محمد دین مہتمم مدرسہ ہذا)

اظہارِ تشکر

میرے والد محترم کے انتقال پُرملال پر مغربی و مشرقی پاکستان سے بے شمار حضرات نے جس کثرت سے خطوط کے ذریعے اظہار تعزیت فرمایا ہے۔ میں ان تمام اکابر علماء کرام اور دیگر احباب کا بے حد ممنون ہوں اور بذریعہ "خدام الدین" تشکریہ ادا کرتا ہوں۔

(مخزون) قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قصور

قبول اسلام

مدرسہ معراج العلوم نزد بجلی گھر دینو کوٹ لکھپت لاہور نے اپنی تھوڑی سی عمر میں جہاں تعلیمی امور میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے تو وہاں تبلیغی سلسلہ میں بھی اس نے مذہب و ملت کی خاطر خواہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ اسی سلسلہ میں گذشتہ جمعہ کو بجلی گھر کے ملازم بارہ سالہ بچے نے مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد عالم صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اس کا اسلامی نام محمد عبد اللہ رکھا گیا۔ محمد عبد اللہ اسلام قبول کرنے کے بعد مدرسہ ہذا میں اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے داخل ہو گیا ہے۔ اس کا سارا خاندان ابھی تک عیسائی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سارے خاندان کو مشرف باسلام کر دے۔ محمد اکرام الحق اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاور کنٹرول

رسالہ "عید میلاد النبیؐ" مفت۔

شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کا مرتبہ بیش قیمت رسالہ جس میں اس مقدس یاد کی صحیح معنوں میں تشریح کی گئی ہے۔ صرف ڈاک خرچ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔

حافظ محمد شریف حکیم فتح محمد سیوہانی نبی داد لین کراچی۔

پروگرام

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

۱۶ جون بروز اتوار صبح ۷ بجے مدرسہ جامعہ اسلامیہ رجسٹرڈ مسلم آباد دنشاں مارٹا ڈن کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔

۲۲، ۲۳ جون بروز ہفتہ، اتوار جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تیسری سالانہ کانفرنس کوہ مری میں شرکت فرمائیں گے۔ شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ العالی، حضرت مولانا الحاج حافظ محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور بھی حضرت کے ہمراہ ہوں گے۔

(حاجی بشیر احمد)

اعتذار

بعض قارئین نے شکایت کی ہے کہ ۷ جون کے خدام الدین میں صفحات درست نہیں لگے۔ بعض پرچوں میں ٹائٹل کے دو صفحے لگ گئے۔ بعض پر ایڈیٹوریل اور صفحہ نمبر ۱۷، ۱۸ کے دو دو ورق لگ گئے ہیں اور صفحہ نمبر ۴ کی جگہ صفحہ نمبر ۶، صفحہ نمبر ۱۶ کی جگہ صفحہ نمبر ۸ لگ گیا ہے اور صفحہ نمبر ۴، ۵، ۱۶ اور ۱۷ اس پرچے سے غائب ہیں۔ ہمیں پریس کے کارکنان کی اس غلطی سے بہت افسوس ہے اور ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ جن خریداران، ایجنٹ حضرات کو ایسے پرچے ملے ہیں وہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

(سرکولیشن مینیجر)

بچوں کا صفحہ

حضورؐ کی شان میں قرآن

ابو الریاض محمد امین، بہاولپور

اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری (یعنی محمدؐ کی) تابعداری کرو۔ پھر اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ کیونکہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (پ ۳ س آل عمران آیت ۳۱)

مسلمانوں پر اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ماننا فرض ہے اور جو نہ مانے وہ کافر ہے۔ اور بے شک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ (پ ۳ س آل عمران آیت ۳۲)

اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ ان ہی میں سے حضورؐ کو مبعوث فرمایا۔ وہ ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور ان کے دلوں کو پاک کرتے ہیں اور ان کو قرآن اور دانائی کی باتیں سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے وہ لوگ یقیناً گمراہی میں تھے۔

(پ ۴ س آل عمران

اے محمدؐ! قسم ہے آپ کے رب کی وہ اس وقت تک مومن نہیں ہونگے جب تک کہ ہر معاملہ میں اپنا منصف نہ مانیں اور ان کے دلوں میں آپ کے فیصلے کے خلاف رنجیدگی بھی نہ ہو بلکہ وہ اسے پوری طرح تسلیم کریں۔

(پ ۵ - سورۂ نساء

اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ماننے وہ لوگ جنت میں اُن برگزیدہ نفوس نبی، صدیق، شہید اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ اور یہ کیسے ہی اچھے رفیق ہوں گے۔ پارہ ۵- سورہ نساء

پس جس نے رسولؐ کی تابعداری کی گویا اس نے اللہ کی تابعداری کی۔ اور جو نہ مانے ان کے متعلق آپ (محمدؐ) سے باز پرس نہیں ہوگی۔

(پ ۵ - سورہ نساء

اے اہل کتاب ہمارا رسول (حضور نبی کریمؐ) آپ کے پاس آچکا ہے یعنی اللہ کی طرف سے لوگوں کے پاس ایک نور (محمدؐ) اور واضح کتاب (قرآن) آ چکی ہے۔ پس ان دونوں پر ایمان لاؤ۔

(پ ۶ - س مائدہ -

پس آپ نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ ہی نے قتل کیا اور آپؐ نے جو مٹھی بھر کنکریاں پھینکی تھیں گویا وہ اللہ ہی نے پھینکی تھیں۔ ۔

(پ ۹ - سورہ انفال -

اے ایمان والو! اللہ اور رسولؐ کا حکم مانو اور جو تم سن رہے ہو اس سے کسی صورت میں سرتابی نہ کرو۔

(پ ۹ - سورہ انفال -

مسلمانو! تمہارے پاس اللہ کا رسولؐ آچکا ہے۔ اسے تمہاری تکلیف ہرگز گوارا نہیں بلکہ تمہارا دکھ اس پر شاق گذرتا ہے۔ وہ تمہیں حد سے زیادہ چاہنے والا ہے اور وہ ایمان والوں پر نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

(پ ۱۱ - سورہ توبہ

پاک اور عظمت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے خانہ کعبہ سے لے کر بیت المقدس تک ایک لمبی مسافت کی سیر ایک رات کے چند لمحوں میں کرائی۔ اس سرزمین کا ارد گرد خیر و برکت سے بھرپور ہے اور سیر اس لئے کرائی تاکہ اپنی قدرت کے نشانات دکھائیں۔ بے شک خدا سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے۔ (پ ۱۵ - س بنی اسرائیل

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پ ۱۷ س انبیاء

مسلمانو! حضورؐ کو اس طرح نہ بلایا کرو۔ جس طرح تم ایک دوسرے کو آپس میں بلاتے ہو بلکہ عزت سے بلایا کرو اور ادب سے ان کا نام لیا کرو۔ (پ ۱۸ - سورۂ نور

ہمارے محبوب نبیؐ کو مسلمانوں کے مال و جان میں تصرف کا زیادہ حق ہے اور آپ کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ (پ ۲۱ - س احزاب

جب اللہ اور رسولؐ کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو کسی مسلمان مرد یا عورت کو حق نہیں کہ وہ نافرمانی کرے اور اگر کوئی حکم عدولی کرے گا تو وہ گمراہ ہے۔

(پارہ ۲۲ - سورہ احزاب

حضور صلعم تم میں سے کسی ایک شخص کے بھی حقیقی باپ نہیں ہیں۔ ہاں البتہ وہ اللہ کے رسول اور نبی آخرالزماں یعنی خاتم الانبیاءؑ ہیں۔

(پ ۲۲ - سورہ احزاب

اے نبیؐ! ہم نے آپ کو اپنی امت کے بارے میں شہادت دینے والا اور ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری سنانے والا اور منکرین کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ــــــ علاوہ ازیں تمام لوگوں کو دین کی دعوت دینے والا اور آفتابِ ہدایت اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

(پ ۲۲ سورہ احزاب

بلاشبہ اللہ خود بھی اور اس کے فرشتے نبی کریمؐ پر رحمت اور درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی حضورؐ پر درود و سلام بھیجا کرو۔

(پ ۲۲ - سورہ احزاب

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجی ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب اس کے علاوہ ہے

اے سردار! اے کامل انسان!۔ قرآن حکیم کی قسم۔ بے شک آپ رسول ہیں اور راہِ مستقیم پر ہیں۔

(پ ۲۲ - سورہ یٰسین

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم مانو اور نافرمانی سے اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔ (پ ۲۶ س محمد

بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں۔ اور آپؐ کا ہاتھ اللہ ہی کا ہاتھ ہے۔ (پ ۲۶ - س فتح

اے ایمان والو! حضورؐ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ یعنی اونچا نہ بولو اور ان کے سامنے زور سے بھی نہ بولو بلکہ آہستہ اور ادب سے بات کرو۔ ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ (پ ۲۶ - س حجرات

۱۴ر جون ۱۹۶۸ء

۲۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"

LAHORE (PAKISTAN)

ٹیلیفون ۶۷۵۴۵

چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ر مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۴۸۱ مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۶۷/۳۹-۲-۹ DD مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر GM۲/۴۰-۱۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۶۷ء